نمبر ۱۳ | مورخہ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۲۹ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

کشمیر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے +

دھاریوال ضلع گورداسپور میں ایک ہاکی ٹورنامینٹ تھا جس میں قادیان کی احمدیہ یونین کلب نے بھی شرکت کی۔ اور خوشی کی بات ہے کہ یہی کلب بالآخر کامیاب ہوئی اور کپ حاصل کیا۔ قادیان سے متعدد احباب میچ دیکھنے کے لئے دھاریوال جاتے رہے +

کئی دن سے بارش قطعاً نہیں ہوئی جس سے گرمی بہت بڑھ گئی ہے اور موسم نہایت تکلیف دہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے +

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

یکم اگست پہلگام۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے حضور زیادہ وقت گذشتہ سال کے درس قرآن کے نوٹوں کی اصلاح اور درستی میں صرف فرماتے ہیں۔ بعض حصوں کی درستی میں حضور کو بہت وقت صرف کرنا پڑتا ہے حضور نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی محنت اور کوشش کی تعریف فرمائی جو انہوں نے درس القرآن کے نوٹوں کی نظر ثانی کرتے وقت کی +

ظہر اور عصر کی نماز کے بعد حضور نے بہت سے خطوط اپنے ہاتھ سے لکھے اور مرکزی دفتروں کی ضروری امثلہ کا ملاحظہ فرما کر ان کے متعلق احکام لکھائے +

۲ راگست عام عادات اور اخلاق پر گفتگو کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ ہمارے ملک میں "کچھ" کا لفظ ایسے رنگ میں استعمال کیا جاتا ہے جس سے بات کے سمجھنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے۔ اور یہ قوت فیصلہ کی کمی کی وجہ سے ہے۔ مثلاً گھروں میں کہا جاتا ہے۔ بازار سے کچھ میوے لے آنا۔ کچھ فلاں چیز لے آنا۔ عام گفتگو میں بھی کچھ کا اسی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اس عادت کو دور کرنے کے لئے سکولوں میں زور دینا چاہیئے۔ تا کہ لڑکوں میں قوت فیصلہ پیدا ہو اور بڑے ہو کر جو بات کریں واضح اور صاف صاف کریں +

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ایک صحت افزا مقام آڑو تشریف لے گئے۔ نماز جمعہ اسی مقام پر ہوئی۔ اور حضور نے مناظر قدرت سے اسلام کی صداقت پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ شام کو حضور واپس تشریف لے آئے +

۳ راگست بعض قسم کے حادثات اور بیماریوں کے تسلسل کے ذکر پر فرمایا۔ ان کے وقوع پذیر ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سے بعض مخفی اسباب کا تعلق ہوتا ہے ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ستاروں کے اثرات کا جو ذکر فرمایا ہے۔ اس کا تعلق ہو +

بعد نماز ظہر و عصر حضور نے بہت سے خطوط کے جواب لکھائے اور خود اپنے قلم سے بھی لکھے +

قانون شکنی کا المناک مظاہرہ

پولیس کی موجودگی میں مذبح بھینی کا انہدام

قادیان کے ہندو اور مسلمان صدیوں سے نہایت محبت اور پیار سے رہتے اور باہمی برادرانہ تعلقات رکھتے آئے ہیں اور جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے ہندو بھائیوں کے احساسات کا جسقدر خیال رکھا جاتا ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے دو احمدیوں کو بٹالہ سے گائے کا گوشت لاکر فروخت کرنے کی وجہ سے کئی سال کے لئے قادیان سے باہر نکالدیا۔ جو ایسی سنگین سزا ہے کہ جسکی نظیر شاید مشکل سے ہی مل سکے گی ۔

لیکن کچھ عرصہ ہوا۔ مقامی سکھوں نے افسران سے باقاعدہ اجازت حاصل کر کے اس رستہ پر جو مسلمانوں کی عام گذرگاہ ہے ایک جھٹکہ کی دوکان کھولدی۔ گو عام مسلمانوں نے اسکو اپنے مذہبی احساسات کے لئے صدمہ رساں سمجھا۔ مگر احمدی جماعت نے افسران کو سامنے بیان کر دیا کہ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ اسپر سکھ صاحبان کو جھٹکے کی عام اجازت ہو گئی ۔

ایک عرصہ سے بعض لوگ بھینی متصل قادیان میں مذبح کھلوانے کی درخواستیں دے رہے تھے۔ انہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور اس نظیر کو پیش کر کے اپنے جائز حق کا مطالبہ کرنے لگے۔ چنانچہ دو تین اشخاص نے مذبح کے لئے درخواستیں دیں۔ جنہیں ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور نے جو ایک مدبر اور دانشمند افسر ہیں۔ ایک لمبے غور و خوص کے بعد منظور کر لیا۔ اور باوجودیکہ جھٹکہ کی دوکان فی الفور کھلوا دیگئی تھی اجرائے لائسنس کے قریباً چھ ماہ بعد تک آپ نے مذبح کے افتتاح کی اجازت نہ دی۔ اور اس عرصہ میں اس معاملہ پر مزید غور کرتے رہے اور ہندو صاحبان کے ڈیپوٹیشن صاحب موصوف سے ملتے رہے اور ڈپٹی کمشنر انکے عذرات متواتر سنتے رہے۔ اور بالآخر کامل اطمینان کے بعد اواخر جولائی میں اسکے افتتاح کی اجازت دیدی۔ چنانچہ موضع بھینی متصل قادیان کے رقبہ میں آبادی سے بہت دور ایک مذبح تعمیر ہو گیا۔ یوں تو جسدن سے یہ تحریک شروع ہوئی تھی۔ اسی دن سے مختلف ذرائع سے یہ اطلاعات مل رہی تھیں کہ کچھ شریر اور فتنہ پرداز لوگ جاہل اور بے علم سکھوں کو بھڑکا رہے ہیں لیکن جسدن سے اسکا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ اسدن سے یہ خطرہ زیادہ شدت سے محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ پولیس متعینہ قادیان کو ۸ اگست کی شب کو اطلاع ملی کہ تلاقہ کے سکھ بعض مفسد اور فتنہ انگیز اشخاص کی تحریک پر مذبح کو منہدم کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور کل صبح حملہ کر کے اسے گرا دیں گے۔ اس اطلاع کے ملنے پر ہیڈ کانسٹیبل انچارج پولیس چوکی قادیان نے اپنی فرض شناسی کا نہایت بین ثبوت دیا اور انسپکٹر انچارج تھانہ بٹالہ کو فوراً بذریعہ تار صورت حالات سے آگاہ کر دیا۔ ۷ اگست کو دس بجے کی گاڑی سے سب انسپکٹر صاحب معہ چند ایک سپاہیوں کے قادیان آئے اور سیدھے موقعہ پر پہنچ گئے۔ ان کے وہاں پہنچنے کے تھوڑا ہی عرصہ بعد قریباً تیس چالیس سکھ وہاں آئے۔ آپ نے انہیں منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہم صرف باہمی مشورہ کے لئے یہاں آئے ہیں اور قانون شکنی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ چنانچہ وہ ایک غیر آباد تکیہ میں بیٹھ کر کچھ دیر صلاح و مشورہ کرتے رہے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے واپس چلے گئے۔ اس عرصہ میں سمال ٹون کمیٹی قادیان کے صدر کی معیت میں چند ایک احباب قادیان سے بھی وہاں پہنچ گئے لیکن سب انسپکٹر صاحب نے انہیں واپس ہو جانے کا حکم دیا جسکی تعمیل میں وہ فوراً واپس ہو گئے۔ انکی واپسی کے معاً بعد سکھوں کا ایک جم غفیر جس کی تعداد کا اندازہ کئی سو کیا جاتا ہے۔ مختلف جہات سے نکل کر وہاں آموجود ہوا۔ اور پندرہ بیس منٹ کے اندر اندر ہی مذبح کو پیوند خاک کر دیا۔ تھانیدار صاحب نے انہیں روکنے کی تمام کوششوں کو زبانی وعظ و نصیحت تک ہی محدود رکھا۔ اور عملی طور پر کوئی مزاحمت نہ کی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع اطلاع ملتے ہی فوراً موقعہ پر پہنچ گئے اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بھی ڈلہوزی سے رات کے ۲ بجے آپہنچے۔ اور دونوں افسران امن عامہ کی خاطر اپنے آرام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ابھی تک ایک قریبی ڈاک بنگلہ میں مقیم ہیں۔ جہاں سے قریباً روزانہ تحقیقات کی نگرانی کے لئے آتے ہیں۔ ان کے علاوہ آغا سعادت علی خان صاحب ڈی ایس پی ایسے قابل اور منصف مزاج افسر موقعہ پر موجود ہیں۔ اور چودھری محمود خان صاحب انسپکٹر انچارج تفتیش مقرر کئے گئے ہیں جو نہایت معاملہ فہم افسر ہیں۔ پنڈت اقبال نرائن صاحب تحصیلدار جو ایک دیانتدار افسر ہیں۔ شناخت پریڈ کی نگرانی کرتے ہیں ۔

تحقیق و تفتیش نہایت دیانتداری سے ہو رہی ہے اور گواہوں کو سخت تنبیہ کر دیگئی ہے کہ کسی بے گناہ کو مبتلائے آلام نہ کریں۔ جب تک ایک شخص کو تین گواہ شناخت نہ کریں۔ اسکی بازپرس نہیں کی جاتی۔ غرضکہ انصاف کو پوری طرح قائم رکھا جا رہا ہے۔ اس وقت تک قریباً ۴۴ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں ۔

۹ اگست کو بعض ہندو اور سکھ وکلا بھی گورداسپور سے کارروائی دیکھنے کے لئے آئے۔ اور تھوڑی دیر بعد واپس چلے گئے ۔

سُنا ہے کہ اس واقعہ کو باہر سکھوں اور جماعت احمدیہ کے درمیان باقاعدہ جنگ سے تعبیر کیا جا رہا ہے جو بالکل غلط بات ہے۔ اصل واقعات یہی ہیں جو بیان کر دیئے گئے۔ جماعت احمدیہ سے اس جھگڑے میں کوئی تعلق نہیں تھا

اخبار احمدیہ

ضرورت ہے

ایک معزز عہدہ دار گورنمنٹ احمدی کو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک ٹیچر کی جو عربی کی قابلیت کے علاوہ انگریزی کی لیاقت انٹرنس تک رکھتا ہو۔ معمر ٹرینڈ ٹیچر کو ترجیح ہو گی۔ تنخواہ حسب قابلیت معقول ملے گی ۔

(۲) ایک احمدی ٹھیکہ دار کو جس نے سرحد میں ٹھیکہ لیا ہوا ہے دو منشیوں کی جو مزدوروں سے کام لینے کی اہلیت رکھتے ہوں اور حساب کتاب بھی رکھ سکتے ہوں پشتو زبان بھی جانتے ہوں تجربہ کار کو ترجیح ہوگی۔ تنخواہ پچیس ۲۵ یا تیس ۳۰ روپیہ ماہوار حسب قابلیت ملے گی ۔

(۳) ایک خادمہ کی جو کھانا پکانے کا کام بھی جانتی ہو۔ گھر کا کام کاج بھی کر سکے۔ تنخواہ معقول علاوہ روٹی کپڑا دی جائے گی ۔

نوٹ خواہشمند اپنی اپنی درخواستیں بمعہ نقول اسناد و تصدیق چال چلن سیکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی بہت جلد دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ ۲۹/۶

کہاں ہیں

بدرالدین صاحب احمدی پٹواری جن کا مکان محلہ دارالفضل قادیان میں ہے۔ اور مینو وال کے رہنے والے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو تو دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں ۔

محمد صادق ناظر امور عامہ ۲۹/۴

(۲) حافظ محمد احسان صاحب جہاں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ ان کے گھر کے آدمی انکی عدم اطلاع سے سخت پریشان ہو رہے ہیں۔ اور بہتر ہے کہ جلدی گھر چلے جائیں ان کا بچہ بیمار ہے ۔

ڈاکٹر منظور احمد از مسلا نوالی ۔

ایک احمدی نوجوان کی عہدہ میں ترقی

سلسلہ کے پرانے خادم خلیفہ نورالدین صاحب سیاکن جموں کے بڑے صاحبزادے خلیفہ عبدالرحیم صاحب حضور مہاراجہ بہادر والئے کشمیر کے حضور دفتر میں سپرنٹنڈنٹ خاص تھے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ترقی پاکر ریاست ہذا کے ممتاز عہدیداران میں مقرر ہو گئے ہیں۔ یعنی آپکی تعیناتی فارن منسٹر ریاست ہذا کے عہدہ اسسٹنٹ سیکرٹری پر ہو گئی ہے۔ یہ مقام ذمہ داری اور کام کے لحاظ سے جسقدر خصوصیت اور اہمیت رکھتا ہے وہ نام سے ہی ظاہر ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمادے۔ اور یہ عہدہ انہیں مبارک ہو ۔

محمد فضل عفی عنہ

درخواست دعا

خاکسار کے دو چچا زاد بھائی سخت بیمار ہیں احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار غلام احمد چک ۳۳ شمالی ۔

(۲) میرا لڑکا محمد بشیر الدین عرصہ سے بیمار ہے اور اسکی بیماری طول پکڑنے سے تپ دق کا اندیشہ ہے احباب جماعت اسکی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار قاضی فضل الٰہی از راولپنڈی گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳ | قادیان دارالامان - مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

ہندوستان میں اشاعت اسلام اور مسلمان حکمران

اس روشنی اور علم کے زمانہ میں بھی بعض ہندو اس قسم کی روایات کو درست قرار دیتے ہیں۔ جنھیں عقل سلیم کسی صورت میں صحیح تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ گورو تیغ بہادر کا ذکر کرتا ہوا اخبار "کرم ویر" (۲۸ جولائی) لکھتا ہے :-

"ان کے زمانہ میں ظلم کی حد ہو گئی۔ تلوار کے زور سے آریہ یا ہندو قوم کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی ٹھانی گئی۔ روزانہ یا تو یگیہ پوتوں کے ڈھیر لگتے۔ یا نہ ماننے والوں کے خون کی ندیاں بہتیں"۔

یہ اس زمانہ کا ذکر ہے۔ جب اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ سریر آرا سلطنت تھے۔ جنھوں نے ایک کم پچاس سال حکومت کی ہے اور اس شان سے کی ہے۔ کہ ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک ان کے نام کا ڈنکا بجتا تھا۔ اگر اس وقت روزانہ یگیہ پوتیوں کے ڈھیر لگتے۔ یا نہ ماننے والوں کے خون کی ندیاں بہتیں"۔ تو آج صفحہ ہند پر عجوبہ کے طور پر دیکھنے کے لئے بھی کوئی ہندو نہ ملتا۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ اور تو اور دہلی اور آگرہ جہاں مغلیہ خاندان کے حکمرانوں کا قیام رہا۔ وہاں بھی ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی بہت تھوڑی تعداد ہے۔ پھر تمام ہندوستان میں مغلیہ خاندان کی حکومت کے دوران میں جس قدر مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ ہوا۔ اس سے بہت زیادہ گورنمنٹ انگریزی کے تھوڑے عرصہ میں ہوا ہے۔ اس وقت کونسی تلوار چلائی گئی۔

بات یہ ہے۔ ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں نے جس قدر مذہب سے غفلت برتی۔ اور نہایت ضروری فریضہ کی ادائگی میں تساہل سے کام لیا۔ اسی قدر زیادہ آج الزامات کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اگر وہ اشاعت اسلام کے متعلق اپنے فرض سے غافل نہ رہتے۔ اور اس کے لئے اسی شان سے انتظام کرتے۔ جو خدا تعالےٰ نے انہیں عطا کی تھی۔ تو آج ان پر نہ صرف جھوٹے الزامات لگانے والا کوئی نہ ہوتا۔ بلکہ گھر گھر ان کا ذکر خیر ہوتا۔ اور وہ لوگ جنھیں اسلام جیسی نعمت حاصل ہوتی۔ ان کی اولاد ہمیشہ دعائے خیر سے یاد کرتی۔ لیکن افسوس! مسلمان حکمرانوں سے سخت کوتاہی ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج وہ لوگ جو خود یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جھوٹے مذاہب کے لوگوں کو نابود کرنے اور سچے مذہب کی حفاظت کے لئے جنگ کرنا ضروری ہے۔ وہ بھی مسلمان حکمرانوں پر تلوار کے ذریعہ اسلام پھیلانے کا الزام لگا رہے ہیں۔ چنانچہ "کرم ویر" کے اسی مضمون میں جہاں ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے چند سطور ہی قبل لکھا ہے :-

"کرشن مہاراج دہرم کی مورتی اور سچے یوگی تھے۔ مگر جب کورو پانڈو کا جھگڑا ہوا۔ تو انھوں نے کوروؤں کو ادہرم پر دیکھ کر دہرم رکھشا کے واسطے میدان جنگ میں جانا قبول کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ ادہرمیوں کو نابود کرنے اور دہرم کی رکھشا کے واسطے لڑائی جیسے سادھن ہی اگر ضرورت پڑے۔ موجود ہیں"۔

جو لوگ ادہرمیوں کو نابود اور دہرم کی رکھشا کے واسطے لڑائی کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا کیا حق ہے۔ کہ مسلمانوں پر تلوار کے ذریعہ اسلام پھیلانے کا اعتراض کریں۔ مسلمانوں کے نزدیک تمام دیگر مذاہب والے ادہرمی ہیں۔ اور جب ادہرمیوں کو نابود کرنا جائز ہے۔ تو کسی ادہرمی کو مسلمانوں پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ یہ اعتراض ہی غلط ہے۔ کسی مسلمان حکمران کا ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانا تو الگ رہا۔ اس بارے میں جو فرض تھا۔ وہ بھی ادا نہیں کیا گیا۔ اور بے حد تساہل سے کام لیا گیا ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں پر ایسے لغو اور بیہودہ اعتراضات کرنے والے صرف وہی لوگ ہیں۔ جو علم التواریخ کے ساتھ عام عقل و دانش سے بھی عاری ہیں۔ ورنہ تعلیم یافتہ اور شریف الطبع ہندو بھی اس امر کے معترف ہیں۔ کہ مسلم حکومت کا زمانہ ہندوستان کے لئے برکات اور ترقیات کا موجب ہوا ہے۔

ہندوستان کے مشہور مورخ سر جادو ناتھ سرکار سابق وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی ایسی جلیل القدر ہستی نے انگریزی روزنامہ "امرت بازار پتریکا" کلکتہ میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں تاریخی حقائق کی بنا پر مسلمانوں کے ہندوستان پر احسانات کی حسب ذیل فہرست درج کی ہے :-

(۱) بیرونی دنیا سے ہندوستان کو روشناس کرانا ہندوستان کی بحری تجارت اور بیڑہ کو از سر نو زندہ کرنا جس کا حکومت چولا کے بعد خاتمہ ہو چکا تھا۔

(۲) ہندوستان کے اکثر و بیشتر حصوں میں کامل امن و سکون کا پیدا ہونا خصوصاً کوہ بندھیاچل کے شمالی حصے میں۔

(۳) تمام ملک میں ایک طرح کے نظام حکومت کو رائج کر کے ملک میں اتحاد پیدا کرنا۔

(۴) بلا تفریق مذہب و ملت شرفا کے لباس کو یکرنگ بنانا۔

(۵) ہند شرقی (ہندو اسلامی) فن تعمیر کی بنا ڈالنا۔ شال کمخواب ململ۔ جامدانی کی صنعت کا پیدا کرنا۔

(۶) تمام ہندوستان کی ایک عام زبان بنانا جسے ریختہ یا ہندوستانی کہتے تھے۔ منشیانہ نثر نویسی کی ابتدا جس کے واضع ہندو فارسی دان منشی تھے۔

(۷) سلطنت دہلی کے زیر سایہ امن و سکون کی بدولت صوبہ کی زبانوں کو فروغ ہونا اور دینا۔

(۸) وحدت الوجود کے مذاہب کا پیدا ہونا تصوف کو غلبہ حاصل ہونا۔

(۹) ہندوستان کے اندر تاریخ نویسی کا مذاق پیدا کرنا۔

(۱۰) امن و حرب کے فنون کو ترقی دینا۔

ایک فاضل مورخ و محقق کی اس صاف اور واضح شہادت کے بعد ظاہر ہے۔ کہ ان جاہل اور علم التواریخ سے محض نابلد متعصب لوگوں کی مسلم حکمرانوں کے مظالم کی فرضی احادیث بنیاد و واہیات کیسے معقول اپنے ضعف مزاج اور شریف الطبع انسان کے نزدیک قابل پذیرائی نہیں ہو سکتیں۔

ہندوؤں میں گائے کا احترام

وہ ہندو جو مسلمانوں کو اپنے واجبی حق گؤکشی سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ بلکہ اس جانور کی خاطر اشرف المخلوقات انسان کو ذبح کر دینے سے بھی انہیں دریغ نہیں۔ ان الفاظ کو غور سے پڑھیں۔ جو آریہ گزٹ ۳ اگست میں شائع ہوئے ہیں۔ اور سوچیں کہ اس کے متعلق ان کا اپنا طرز عمل کیسا ہے۔ لکھا ہے :-

"ہندو سماج کے جو نیتا مانے جاتے ہیں۔ جن کے آگے ہماری چوٹی دھاری اور تلک دھاری لیڈر صبح و شام ماتھا رگڑتے ہیں۔ ان کے گھروں میں گؤ بھکشک لوگ کھانا پکاتے ہیں۔ ان ہندو سماج کے گؤ رکھشک لیڈروں کے گھروں میں ان گؤ بھکشک باورچیوں کا کھانا بڑے چاؤ اور شوق سے کھایا جاتا ہے"۔

پھر لکھا ہے :-

"پچھلے دنوں ایک بہت بڑے دولتمند ہندو نے عیسائیوں کی ایک مجلس میں باآواز بلند کہہ دیا۔ ہم نے تو گؤ مانس کا شوربہ پیا۔ بڑا لذیذ تھا۔ ہندوؤں نے سنا۔ اور چپ چاپ سنا"۔ اور پھر ایسے لوگوں کے متعلق لکھا ہے کہ :-

"لیڈر تو ان کے جھولی بردار ہیں۔ لیڈروں کی لیڈری ان لوگوں کے آگے جھاڑو دیتی نظر آتی ہے"۔

کیا غضب ہے۔ کہ ہندو لیڈر تو بیف استعمال کریں۔ اور علی الاعلان کریں۔ اور ان سے کوئی باز پرس نہ کرے۔ عیسائی دن رات اسے استعمال کریں۔ تو کوئی نہ پوچھے۔ لیکن جب مسلمان اپنی اقتصادی کمزوری کے پیش نظر اپنے اس جائز حق کا مطالبہ کریں۔ تو ہندوؤں کے تن بدن میں آگ لگ جائے۔

ہندو مسلمانوں پر جبر کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو گائے کے احترام پر بجبر مجبور کرنے کی کوشش کرنا معلوم نہیں کہاں کی رواداری ہے۔

ہندو استری اور ہندو لاء

آریہ گزٹ ۳ اگست نے ہندوؤں کی ازدواجی زندگی میں الجھنوں اور پیچیدگیوں کے متعلق ایک طویل مقالہ تحریر کیا ہے۔ اور ان مظالم اور جفاؤں کے متعلق جو ہندو قوم اپنی عورتوں پر کر رہی ہے پُر زور صدائے احتجاج بلند کی ہے اور آخر میں نہایت دیانتداری سے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ

"ان اتیا چاروں اور ظلموں کی موجودگی کا باعث موجودہ ہندو لاء ہے جس نے ہندو استری کو بے دست و پا بنا رکھا ہے۔"

اور پھر دبی زبان میں اس امر کا بھی اعتراف کر لیا ہے۔ کہ

"ایسے حالات میں طلاق اور دوسرے اس قسم کے عارضی اور چھوٹے آدرشوں کو کون روک سکتا ہے۔"

ہندو لاء کی اس خطرناک خامی کا صاف اور واضح الفاظ میں اور اسکے ساتھ ہی اسلامی مسئلہ طلاق کی ضرورت کا اعتراف دبی زبان میں کرنے کے باوجود سخت حیرت ہے کہ آریہ گزٹ کے فاضل مدیر ہندو دھرم کی فضیلت کا بے جا دعویٰ کرنے سے بھی نہیں رہ سکتے ہیں۔ اور کس ڈھٹائی سے لکھتے ہیں:۔

"اگر ہندو جاتی میں طلاق کی پرتھا چل پڑی۔ تو ہندو استری اس اونچے چٹان سے گر جائیگی۔ جہاں وہ کروڑوں سالوں سے اس وقت تک کھڑی تھی۔"

"ان اتیا چاروں اور ظلموں" کی ذمہ داری جو "ہندو استری" پر پرشوں کی طرف سے کئے جا رہے ہیں۔ ہندو لاء پر ڈالنے اور اسے ہی اس تمام فساد کا باعث تسلیم کر لینے کے باوجود یہ دعویٰ کہ ہندو استری "کروڑوں سالوں سے اونچے چٹان" پر کھڑی تھی۔ واللہ چنڈو خانہ کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

آخر اس سے تو آپ کو بھی انکار نہیں کہ ہندو استری اسی مقام پر کھڑی تھی۔ جو "ہندو لاء" نے اس کے لئے تجویز کر رکھا تھا۔ اور "ہندو لاء" کے متعلق آپ مانتے ہیں۔ کہ "ان تمام اتیا چاروں اور ظلموں" کی جڑ وہی ہے۔ تو پھر "اونچی چٹان" کا خیال آپ کے دماغ میں کہاں سے سما گیا +

مہاشہ جی آپ خواہ کچھ کریں۔ خواہ کس قدر بھی جاتی کو روکنے کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں۔ ہندوؤں کی ازدواجی زندگی میں جو تلخی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ صرف یہی ہے۔ کہ ان میں مسئلہ طلاق رواج پا جائے۔ اور آپ چند سالوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ کہ "ہندو جاتی" میں یہ پرتھا چل پڑے گی۔ انفرادی طور پر تو اس پر اب بھی عمل ہو ہی رہا ہے اور ہندو جاتی میں بکثرت ایسی مثالیں دکھائی دیتی ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں۔ جب ہندو رہنما دیگر کئی ایک امور کی طرح اس مسئلہ طلاق کا نفاذ بھی بذریعہ قانون کرانے کی جدوجہد کریں گے +

اشارات

بھارت ماتا کے سپوت یعنی برادران ہنود دن رات اس غم میں گھلے جا رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ہر قول و فعل میں فرقہ پرستی کی بو آتی ہے اور ہندوؤں کی طرح انکی ہر حرکت و سکونت خالص قومیت کے رنگ میں رنگین اور نیشنلزم کے سانچہ میں ڈھلی ہوئی نہیں ہوتی +

ہندوؤں کی قوم پرستی اور نیشنلٹی کوئی ایسی پوشیدہ بات یا راز درون پردہ نہیں جو کسی تشریح یا وضاحت کا محتاج ہو۔ دفاتر میں۔ درسگاہوں میں۔ تجارت میں۔ غرضکہ کسی ادارہ۔ اور کسی شعبہ پر آپ نظر ڈالئے ہندوؤں کے طرز عمل اور دستور کار میں آپ قومیت اور خالص قومیت کا جذبہ اپنی پوری شان سے کارفرما دیکھیں گے۔ مجال کیا جو کسی جگہ بھی آپ کو فرقہ پرستی یا ہندو نوازی کی کوئی ایک آدھ مثال ڈھونڈے سے بھی مل سکے۔ اسی ضمن میں ایک نہایت ہی نادر مثال ہم سے بھی سن لیجئے +

"انیسویں صدی کا مہرشی" ایسی محققانہ تصنیف کے علاوہ ہر اس کتاب کے متعلق جس سے سوامی دیانند کی زندگی کے ان واقعات اور پُرحکمت افعال پر روشنی پڑتی تھی جنکی حکمت اور فلسفہ کو سمجھنے کی اہلیت ابھی تک انسانی دماغ میں پیدا نہیں ہوئی۔ آریہ سماج نے جو کچھ کیا۔ اسکی تفصیل میں جانیکی ضرورت نہیں۔ اور حال میں مسٹر درانی کی ایک تصنیف کے متعلق جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی ظاہر ہے +

ان تصانیف کے علاوہ مہرشی دیانند کے جیون چرتر پر اکھلانند اور کالو رام نامی دو ہندوؤں نے بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ آریہ ویر ۷ اگست کا بیان ہے:۔

"جتنے آریہ سماج اور مہرشی دیانند کے خلاف بہت سا لٹریچر پڑھا ہے۔ پورانکوں کا اخبار بھکر کا کلجگی رشی نمبر دیانند بھاؤ چتراؤلی جیسے گندگی کے پلندے پڑھے میر قاسم علی کا انیسویں صدی کا مہرشی پڑھا درانی کی کتاب جس کے خلاف زمین و آسمان کے قلابے ملائے جا رہے ہیں۔ پڑھی لیکن میں پرماتما کو حاضر ناظر کر کے کہتا ہوں کہ جو دکھ اور تسک گشت مجھے کالو رام کے رسالہ ہندو ماہ مارچ ۱۹۲۹ء اور اکھلانند کی کوتا مہرشی سمبواد پڑھ کر ہوا۔ وہ کسی کے پڑھنے سے بھی نہیں ہوا۔"

آواخر جولائی ۱۹۲۹ء میں دینا نگر کے مقام پر آریہ یووک سماج کا جو جلسہ ہوا۔ اس میں بقول آریہ ویر ۷ اگست ایف کے خان درانی کے خلاف ریزولیوشن پیش ہوا۔ اور اس پر نہایت گرما گرم تقریریں بھی ہوئیں۔ جن میں سوامی جی پر اپنی عزت۔ مال۔ جان بیوی بچے غرضکہ سب کچھ نچھاور کر دینے کے لئے پُر زور اعلانات بھی کئے گئے۔ لیکن جب اکھلانند اور کالو رام کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ تو مہاشہ کرشن چند آریہ یووک سماج نے یاد ہوگا کہ انہیں بتایا گیا۔ کہ یہ "آریہ یووک کا خاص ریزولیوشن ہے۔" "اور آریہ یووک اسے پاس کرنا بڑا ضروری سمجھتے ہیں۔" "اس ریزولیوشن کو پیش نہ ہونے دیا۔ اور ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔"

اگرچہ اس تفاوت کی وجہ معلوم کرنا نہایت آسان امر ہے۔ اور ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ یہ امتیاز کیوں روا رکھا گیا لیکن یہ قومیت کا معاملہ ہے۔ ہندوؤں کی قومیت ایک ایسا بحر بیکراں ہے۔ جس کے اسرار غوامض سے آگاہ ہونا مسلمانوں جیسے کوتاہ بینوں کا کام نہیں۔ اور یہ ایک ایسی وادی ہے جس میں مسلمانوں جیسے نازک پاؤں رکھنے والوں کے لئے ہر ہر قدم پر ٹھوکر کا اندیشہ ہے۔ اس لئے خود کسی نتیجہ پر پہنچنے کے بجائے اسکی حکمت کسی ہندو قوم پرست سے ہی معلوم کرنی قرین دانشمندی ہے۔

سنئے اس میں کیا حکمت ہے۔ پنڈت چمپتی صاحب شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور فرماتے ہیں:۔

"کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ جہاں درانی کی بکواس کے خلاف ریزولیوشن پاس ہوتا۔ پاجی اکھلانند اور کالو رام کو نظر انداز کیا جاتا۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے کہ درانی کی کتاب رسالہ ہندو میں شائع شدہ منظوم ڈراما مہرشی سمبواد کے سامنے ہیچ ہے لیکن چونکہ بدقسمتی سے درانی مسلمان یا مرزائی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف ریزولیوشن میں تو مہاشہ کرشن کو کوئی ہرج نظر نہیں آتا لیکن اکھلانند اور کالو رام کے خلاف ایک لفظ کہنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔"

دیکھا آپ نے یہ ہے صحیح قوم پرستی اور اس کا نام ہے نیشنلزم اس لئے اے فرقہ پرست مسلمانو۔ اگر بھارت ماتا کو غلامی کے پھندوں سے آزادی دلانا چاہتے ہو۔ اگر تم میں خدمت وطن کا کچھ بھی احساس ہے تو قوم پرستی کی اس نادر مثال سے مشعل راہ کا کام لو۔ اسے ہمیشہ اور ہر وقت پیش نظر رکھو۔ اور کسی قول و فعل کے وقت اسے فراموش نہ کرو۔ تا تم کامیابی کی منزل تک پہنچ سکو۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو۔ کہ تمہارے ملک میں ہندو آباد ہیں۔ جن کے طفیل تم پر قومیت کی حقیقت منکشف ہوتی رہتی ہے ورنہ تم اور قومیت کے رموز و اسرار سے آگاہی حاصل کر سکو۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ واقعہ یہ ہندوؤں کا ہی کام ہے +

کوچۂ عشق کی راہیں کوئی ان سے سیکھے
قیس کیا جانے غریب اگلے زمانہ والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

مناظر قدرت سے صداقت اسلام

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ اگست ۱۹۲۹ء بمقام آڑو کشمیر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں کئی ایسے

مضامین

آئے ہیں جن کو پہلے زمانہ کے لوگوں نے نہ سمجھا۔ اور ان کے کچھ کے کچھ معنے کئے۔ اس لئے ان پر اعتراض کئے گئے۔ لیکن جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا۔ نئے نئے علوم نکلتے گئے۔ نئی نئی تحقیقاتیں ہوتی گئیں۔ لوگوں کو قرآن کریم کے ان مضامین کا صحیح علم ہوتا گیا۔ اور انھیں معلوم ہو گیا۔ کہ ان میں

اسلام کی صداقت

پائی جاتی ہے۔ اسی طرح احادیث میں کئی باتیں ایسی آئی ہیں۔ جن پر پہلے اعتراض کئے گئے۔ مگر علوم کی ترقی ہونے پر ماننے لگے۔ کہ وہ بالکل صحیح اور درست ہیں۔ مثلاً یہی

پہاڑ

ہیں۔ جن میں سے آج ہم گذرے۔ ان کے متعلق قرآن کریم میں کئی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جنھیں پہلے لوگوں نے نہ سمجھا۔ اور اپنے علم کی کمی کی وجہ سے حیران رہ گئے۔ کہ ان کا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں

پہاڑوں کے قیام کی ایک غرض

یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ والجبال اوتادا جس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ پہاڑ دنیا کو ہلاکت سے بچانے والے ہیں۔ اس طرح کہ ان کے باعث زلزلوں کی تباہی سے انسان محفوظ کئے گئے۔ لیکن لوگوں نے اس کے معنی نہ سمجھے۔ اور جو دشمن تھے۔ انہوں نے یہ اعتراض کیا۔ کہ قرآن نے پہاڑوں کو میخ قرار دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ جس طرح کیلے کے ساتھ گھوڑا بندھا ہوتا ہے۔ اسی طرح زمین پہاڑوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ حالانکہ اس کا مفہوم دیا ہے جو آج

علم طبقات الارض

سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ پہاڑ زمین کے لئے بطور میخ ہیں۔ جو اسے زلزلوں کی تباہی سے روکتے ہیں۔ وہ زائد گرمی جو زمین کے اندر تھی۔ اور جو ہر چیز کو جھلس دینے والی تھی۔ اس کے پھوٹ کر زمین سے نکلنے کی وجہ سے پہاڑ بنے۔ اور اس طرح زمین کو سکون حاصل ہوا۔ اور مخلوق کی رہائش کے قابل بن سکی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بتایا۔ کہ پہاڑوں کے ذریعہ ساری دنیا کو ہلاکت میں ڈالنے والے زلزلے دور ہوئے۔ اور قابل رہائش سکون پیدا ہوا۔ اب یہ بات علم طبقات الارض سے اچھی طرح ثابت ہو چکی ہے۔ پہلے بطور اعتراض کہا جاتا تھا۔ کہ قرآن کے رو سے زمین اس طرح پہاڑوں کے کھونٹوں سے باندھ دی گئی ہے۔ جس طرح گھوڑے کو باندھا جاتا ہے۔ مگر اب دنیا تسلیم کر رہی ہے۔ کہ واقعی پہاڑوں کے ساتھ کھونٹوں کی طرح ہی زمین بندھی ہوئی ہے۔

دوسری بات

اس آیت میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ مخلوق کے زندہ رہنے کا سامان پہاڑوں کے ذریعہ قائم ہے۔ یعنی رزق پہاڑوں کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ اس بات کو بھی پہلے لوگ نہ سمجھے تھے۔ کہ کس طرح رزق کا تعلق پہاڑوں سے ہے۔ اب جبکہ اریگیشن کے سامان نکل آئے ہیں۔ اور پہاڑوں کے متعلق تحقیقات کی گئی ہے۔ تو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ پہاڑوں میں جو برف پڑی ہوتی ہے۔ وہ پگھلتی ہے۔ اور اسی طرح ندی نالے بن کر میدانوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اور کھیتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس طرح پہاڑ لوگوں کے رزق کا باعث ہیں۔

جب تک ہندوستان میں

نہریں

نہ تھیں۔ بڑے بڑے خطرناک قحط پڑتے تھے۔ اور ہزاروں لوگ ہلاک ہو جاتے تھے۔ لیکن جب سے نہریں بن گئی ہیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ مگر دریاؤں کے بغیر نہریں نہیں بن سکتیں۔ اور دریا بغیر پہاڑوں کے نہیں ہو سکتے۔ اور پہاڑوں سے بغیر برف کے دریا نہیں نکل سکتے کیونکہ پہاڑوں کے اندر سے اتنا پانی نہیں نکلتا۔ کہ دریا بن جائے۔ بلکہ ان پر

برف

پڑی رہتی ہے۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیوں کی فضا چونکہ سرد ہوتی ہے اس لئے وہاں برف جلدی پڑ جاتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ پگھلتی رہتی ہے۔ اور اس پانی سے دریا بن کر میدانی علاقوں میں چلے جاتے ہیں۔ جن سے نہریں نکال کر ملک کو سیراب کیا جاتا ہے۔ اگر ضرورت کے لحاظ سے پانی بارش سے ہی اترتا۔ تو دنیا تباہ ہو جاتی بارشوں کے ایام میں اتنا پانی برستا۔ کہ تباہ کن سیلاب آ جاتا۔ اور گرمی کے موسم میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ ملتا۔ مگر پہاڑوں کے ذریعہ پانی محفوظ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ ان پر برف پڑتی ہے۔ جو جمع رہتی ہے۔ اور پھر پگھلتی رہتی ہے۔ اس طرح پانی ملتا ہے۔ اور

دنیا کے قیام کا باعث

بنتا ہے۔ مگر ایک وقت تھا۔ جب لوگ اس بات پر ہنستے تھے۔ کہ پہاڑوں کے ذریعہ رزق کس طرح حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح

کئی باتیں حدیثوں میں

پائی جاتی ہیں۔ جن پر پہلے اعتراض کئے جاتے تھے۔ مگر اب ان کی صداقت ثابت ہو چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنا یا اپنے کسی دوست کا ذکر سناتے۔ کہ انھیں گاڑی میں ایک شخص ملا جس نے مولویوں سے سخت نفرت کا اظہار کیا۔ اس کی وجہ پوچھی گئی۔ تو اس نے سنایا۔ مجھے ایک

مولوی نے تباہ کر دیا

تھا۔ اس نے اپنے وعظ میں بیان کیا۔ حدیث میں آتا ہے۔ چاند میں ایک پہاڑ ہے جس سے دریائے نیل نکلتا ہے۔ میں نے چونکہ علم جغرافیہ پڑھا ہوا تھا۔ اس لئے میں یہ سن کر حیران رہ گیا۔ اور میں نے خیال کر لیا جس مذہب میں ایسی دور از علم و عقل باتیں پائی جاتی ہیں وہ ماننے کے قابل نہیں ہے۔ اور میں اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو گیا۔ پھر مجھے ایک پادری کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ عیسائی مشنریوں کی کوشش سے دریائے نیل کا منبع معلوم ہو گیا ہے۔ اور وہ ایک پہاڑ ہے۔ جس کا نام

جبل القمر

ہے۔ اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اور مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ تو اسلام کی صداقت کا ایک ثبوت تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال پہلے وہ بات بیان فرما دی تھی۔ جو عیسائیوں نے اب دریافت کی ہے۔ اس کے بعد میں نے عہد کر لیا۔ کہ کبھی کسی مولوی کی بات نہ سنوں گا۔

غرض ہر چیز جو انسان دیکھتا ہے خواہ پہاڑ ہو۔ یا دریا یا کچھ اور اس سے اللہ تعالےٰ کی قدرت اور اسلام کی صداقت کا ثبوت مل سکتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو اندھے ہوں۔ اور جنھیں

روحانی روشنی

حاصل نہ ہو۔ لیکن ہماری جماعت کے لئے خدا تعالےٰ نے بہت ... پیدا کر دئے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ...

کھول دیا ہے کہ کس طرح

قرآن کریم کے علوم کی صداقت

سائنس سے ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ سائنس قرآن کریم کے خلاف چل ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ قرآن خدا تعالےٰ کا قول ہے۔ اور سائنس خدا تعالےٰ کا فعل۔ اور اس کے قول کے خلاف اس کا کوئی فعل نہیں ہو سکتا۔

ان اصول کے ذریعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائے ہیں۔

قرآن اور حدیث کے مطالب

حل کرنا ایک کھلی بات ہو گئی ہے۔ اور ہمارے دوستوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ قرآن اور حدیث پر تدبر کریں۔ خصوصاً

نوجوانوں کو

بہت زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ ہر ایک قوم نوجوانوں کی کوششوں سے ترقی کرتی ہے۔ جس قوم کے لوگ پچھلوں کے جمع کئے ہوئے خزانے کھانے بیٹھتے ہیں۔ اور خود ترقی نہیں کرتے۔ وہ تباہ ہو جاتی ہے مسلمانوں نے بڑے بڑے علوم ایجاد کئے۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے سمجھا اب کوئی علم نہیں نکالا جا سکتا۔ اور انہوں نے ترقی کرنی چھوڑ دی اس وجہ سے تباہ ہو گئے۔ اسی طرح فتوحات کے متعلق ہوا۔ جب تک آگے بڑھتے گئے۔ کامیاب ہوتے گئے۔ لیکن جب ٹھہر گئے۔ تو تباہ ہو گئے۔ غرض جب بھی کسی قوم کے نوجوان اور اگلی نسل یہ سمجھ لیتی ہے کہ جو کچھ کرنا تھا۔ بڑوں نے کر لیا۔ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے وہ تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

آگے بڑھنے والی قوم

کی ہر نسل کا فرض ہے۔ کہ ہر پہلو سے ترقی کرے۔ اور علوم ایجاد کرے۔ تاکہ قوم کا قدم ایک جگہ ٹھیرا نہ رہے۔ اور تباہی و بربادی کا سامنا نہ ہو۔

خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو توفیق دے۔ بڑوں کو بھی کہ وہ علوم میں ترقی کریں۔ اور نوجوانوں کو بھی کہ خدا تعالےٰ کی کتاب اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام پر غور اور تدبر کریں تاکہ اپنے لئے۔ جماعت کے لئے اور ساری دنیا کے لئے

ترقی کا باعث

بنیں۔

منافقین کے متعلق ایک خواب

مستریوں کے جماعت سے اخراج سے پہلے یا بعد مجھے اچھی طرح یاد نہیں میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ میں اور چند ایک اور دوست قادیان آئے ہیں اور ہم اپنے دوست میاں عبد اللہ جلد ساز کو ملنے کے لئے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ گھر میں موجود نہیں۔ وہاں سے ہم مسجد ارائیاں یعنی اس مسجد میں جو ڈاکٹر عبد اللہ کے مکان کے سامنے ہے۔ داخل ہوئے۔ اس وقت ہم نے دیکھا کہ عبد الکریم اور فضل کریم اور محمد زاہد ڈاکٹر عبد اللہ اور اس کے بیٹے یہ سب بیٹھ کر خلیفۃ کے خلاف ... لکھ رہے ہیں۔ اس وقت میں نے اپنے دوستوں کو کہا کہ یہ لوگ منافقین ہیں۔ اور حضرت اقدس کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ انکے سامنے ٹھیرنا اچھا نہیں ... سب وہاں سے چلدئے۔ یہ خواب منشی صاحب

آنحضرتؐ کے ایک دوست

زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص ضماد نام آنحضرتؐ کے دوست تھے (جاہلیت میں حضرت ابوبکر۔ حکیم ابن حزام اور ضماد آپ کے سب سے زیادہ دوست تھے) وہ بڑے شریف آدمی تھے۔ اور جھاڑ پھونک دوا دارو کا کام جانتے تھے۔ اور لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے مجنونوں کی تلاش میں بھی باہر سفر کے لئے نکلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ ایک سفر سے مکہ میں واپس آئے۔ تو لوگوں سے سُنا۔ کہ ان کے دوست محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیوانے ہو گئے ہیں۔ کہنے لگے میں جا کر ان کو دیکھتا ہوں۔ شاید خدا میرے ہاتھ سے ان کو شفا بخشے۔ چنانچہ وُہ آنحضرت کے پاس گئے۔ اور کہا کہ اے محمدؐ میں آسیب کی جھاڑ پھونک جانتا ہوں۔ اور لوگ اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ تکلیف ہو۔ تو میں آپ کا علاج کر دوں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ پہلے ہمارا منتر سن لو۔ یہ کہکر آپؐ نے پڑھا۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ۔ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ (ترجمہ۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم بھی اسی کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ اور اسی پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اسی پر اپنا بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہم اپنی جانوں کی شرارت اور اپنے اعمال کی برائیوں سے خدا کی ہی حفاظت طلب کرتے ہیں جسے خدا ہدایت دے۔ اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جسے وہ گمراہ کرے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں) ضماد نے سنکر کہا۔ ان کلموں کو پھر پڑھیئے۔ آپؐ نے پھر پڑھے۔ ضماد نے کہا۔ تیسری دفعہ پھر پڑھیئے۔ آنحضرتؐ نے پھر پڑھے۔ آخر ضماد کہنے لگے۔ واللہ میں نے کاہنوں کی باتیں سُنی ہیں۔ اور مسافروں کے افسانے سُنتے ہیں۔ اور شاعروں کے شعر سنے ہیں۔ مگر میں نے ایسے کلمات آج تک کسی سے نہیں سُنے۔ خدا کی قسم یہ کلمے تو سمندر کی طرح ہیں۔ اے محمدؐ! ہاتھ بڑھایئے۔ میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں۔ اپنی طرف سے بھی۔ اور اپنی قوم کی طرف سے بھی۔

قرآن سے بڑھکر کوئی کتاب نہیں (مکہ)

ایک شخص سوید نام مدینہ کے رہنے والے ایک دفعہ مکہ میں حج کے لئے آئے۔ یہاں آکر سنا کہ ایک شخص نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور اس کا نام محمدؐ ہے۔ سوید تلاش کرتے کرتے آپؐ کی خدمت میں پہنچے آنحضرتؐ نے ان کو تبلیغ کی۔ اور اپنا حال ان کو سنایا۔ کہ مجھے خدا نے پیغمبر بنا کر تم لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ مجھ پر اپنا کلام نازل کیا ہے۔ پھر ان کو مسلمان ہونے کی ترغیب دی۔ سوید نے سُنکر کہا۔ کیا آپؐ کے پاس بھی کوئی ایسی کتاب ہے۔ جیسی میرے پاس ہے آنحضرتؐ نے پوچھا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ لقمان حکیم کی حکمتوں کی کتاب۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اس کتاب کی کچھ باتیں مجھے بھی سناؤ۔ انہوں نے سنائیں۔ سنکر آنحضرتؐ فرمانے لگے یہ کلام بھی عمدہ ہے۔ لیکن جو چیز مجھ پر اتاری گئی ہے۔ وہ اس سے بہت بہتر ہے۔ وہ تو ہدایت اور نور ہے۔ پھر آپؐ نے ان کے سامنے قرآن پڑھا جسے سُنکر سوید نے اقرار کیا۔ واقعی یہ عجیب بے نظیر کلام ہے۔ اور آپؐ پر ایمان لے آئے۔ جب مسلمان ہو کر وہ مدینہ واپس گئے۔ تو وہاں ایک لڑائی میں مارے گئے۔ اور آنحضرت صلعم کو پھر دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

تبلیغ کی قدر دانی

آنحضرتؐ کے ایک صحابی طارق مکہ کے ابتدائی دنوں کا ایک واقعہ یُوں بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن ایک میلے میں میں اپنی دُکان پر بیٹھا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آنحضرتؐ ایک سُرخ کپڑا پہنے لوگوں کو یہ کہتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ اے لوگو لا الٰہ الا اللہ کہو۔ نجات پا جاؤ گے۔ پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ کہ آپؐ کے پیچھے دوڑتا تھا اور آپؐ کو پتھر مارتا جاتا تھا۔ اور آپؐ کے دونوں ٹخنے لہولہان ہو رہے تھے۔ اور وہ شخص کہتا جاتا تھا۔ کہ لوگو اس کی بات نہ ماننا۔ یہ بڑا جھوٹا ہے

اُونٹ بھی تمہارا اور قیمت بھی تمہاری (مدینہ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ایک جہاد سے ہم لوگ مدینہ واپس آ رہے تھے۔ کہ راستہ میں میرا اونٹ تھک گیا۔ اور یوں بھی وہ بہت سست رفتار تھا۔ آنحضرتؐ میرے پاس سے گذرے تو فرمایا۔ جابر کیا حال ہے۔ میں نے کہا۔ حضور ایک تو اونٹ ہی سست تھا۔ اوپر سے تھک کر بیٹھ گیا۔ اسلئے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ یہ سنکر آپ اپنے اونٹ سے اترے اور میرے اونٹ کو لکڑی سے ہانک کر فرمایا۔ کہ لو۔ جابر اب سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہُوا۔ تو وہ اونٹ ایسا تیز ہو گیا۔ کہ میں اسے زور سے روکتا تھا ورنہ وُہ آنحضرتؐ کے اونٹ سے بڑھ جانے کی کوشش کرتا تھا۔ آنحضرتؐ نے راستہ میں ہی مجھ سے پوچھا۔ کہ جابر تم اپنا اونٹ بیچو گے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ اس پر آپؐ نے مجھ سے قیمت مقرر کی۔ کہ مدینہ چلکر میں تمہیں اس کے بدلے سونے کا ایک اوقیہ دونگا۔ جب ہم مدینہ پہنچے۔ تو میں مسجد میں حاضر ہُوا آنحضرتؐ وہاں موجُود تھے۔ آپنے فرمایا۔ کہ تم اپنا اونٹ یہاں باندھ دو اور دو رکعت نماز پڑھ لو۔ اور بلال کو حکم دیا۔ کہ ایک اوقیہ سونا جھکتا ہُوا تول دے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا۔ تو میں نے اونٹ کی قیمت لے پاندھی اور گھر کو چلا۔ اتنے میں آنحضرتؐ نے مجھے آواز دی۔ میں فوراً سمجھ گیا۔ کہ اب یہ میرا اونٹ بھی واپس کرینگے۔ حالانکہ اس بات کو میرا دل نہیں چاہتا تھا۔ خیر میں حاضر ہُوا۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ جابر یہ اونٹ بھی تمہارا ہے۔ اور وہ سونا بھی تمہارا۔ دونو کو لیجاؤ۔ میں دونو چیزیں لیکر خاموش گھر چلا آیا۔ (آنحضرتؐ نے ایسی بات کئی دفعہ کی ہے۔ کہ کوئی چیز مول لی۔ پھر قیمت بھی مالک کو دے دی اور وُہ چیز بھی۔ یہ آپؐ کی سخاوت اور سلوک کا حال تھا)

---

۳ جب یہاں آئے ہوئے تو۔ تو اس وقت میں نے انکے پاس بھی بیان کیا تھا۔ خاکسار کے۔ ایم حسن کولمبو

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

بنی نوع انسان پر سرورِ کائنات کے بے نظیر احسانات

(از ملک عزیز محمد صاحب احمدی وکیل علی پور مظفر گڈھ)

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پیشتر مختلف مذاہب والے صرف اپنے اپنے ہادیوں اور پیشواؤں کو سچا اور برگزیدہ مانتے تھے اور بس۔ ہر ایک مذہب والا دوسرے کے مذہب اور پیشواؤں کو جھوٹا جانتا تھا۔ لیکن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر لوگوں کو اس خطرناک غلطی سے نکالا۔ اور فرمایا کہ پہلے سب مذاہب مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔ اور اپنے اپنے وقت اور قوم کے لئے صحیح و درست تھے۔ اور نیز فرمایا:۔ ان من امة الا خلا فیھا نذیر۔ کہ ہر قوم میں نذیر خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجا گیا۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے:۔ قل اٰمنا باللّٰہ وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون (سورۃ آل عمران)

مذکورہ بالا آیات کے ذریعہ آنحضرت صلعم نے اعلان فرمایا۔ کہ ہر مذہب میں خوبیاں اور صداقتیں بھی موجود ہیں۔ ہر ایک قوم اور ملک میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی اور رسول آتے رہے ہیں۔ نہ صرف اس قدر بلکہ یہ بھی کہ ہم مسلمان پہلی سب کتابوں اور برگزیدہ رسولوں اور رشیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ حضور اکرم نے یہ سچی اور پاک تعلیم دے کر کل زمانوں اور ملکوں کے رشیوں اور نبیوں اور ان کے پیروکاران پر احسان فرمایا اور ہر خیال کے انسان اور مذہب کے ماننے والوں کو یگانگت اور اتحاد و اتفاق میں ایک دوسرے کے زیادہ قریب کر دیا۔ اور جب سے آنحضرت نے یہ صلح کل اور پاک تعلیم دنیا کو دی۔ تب سے دنیا لگاتار اس کوشش میں مصروف ہے۔ کہ سب انبیاء اور رشی اوتار دنیا کے مشترکہ معزز و برگزیدہ و قابل احترام وجود ہیں۔ اور اس زمانہ میں تو اس تحریک کو دنیا کے ہر گوشہ میں خاص قبولیت و عزت حاصل ہو رہی ہے۔ اور ہم فخریہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ سب احسان اور کرم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ؎

آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان تھے۔ حضور اس دار فانی میں قریباً تریسٹھ برس گذار کر رفیق اعلےٰ سے جا ملے۔ اس زمانہ حیات میں حضور اقدس کئی حالات اور مراحل میں سے گذرے۔ اور انسانی زندگی کے تقریباً ہر ایک پہلو سے آپ کا گذر ہوا۔ اور تاریخ اس پر شاہد ہے۔ کہ حضور علیہ السلام ہر حال و مقام میں کامیاب و ثابت قدم اترے۔ ہر رنج و مصیبت کو حضورؐ نے مردانہ وار برداشت کیا۔ اور غایت درجہ صبر سے کام لیا۔ اور ہر خوشی اور فتح کے موقعہ پر بھی اپنی طبیعت کو قابو میں رکھا۔ اور تقوی اللہ کو مدنظر رکھا۔ اور کبھی کسی حالت میں بھی شان انسانی پر بٹہ نہ آنے دیا ؎

حضور علیہ السلام یتیمی اور بے کسی اور مفلسی کے زمانوں سے بھی گذرے۔ مگر صبر اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اور شکرانۂ الٰہی سے زبان ہر دم تر رہی۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے ملک عرب کی بادشاہت عطا فرمائی۔ تو توازن دماغ کو قائم رکھ کر صراط مستقیم پر گامزن رہے۔ اور اپنے کسی قول و فعل سے کسی قسم کی بداخلاقی یا ظالمانہ سلوک کا مظاہرہ نہیں فرمایا۔ اور خالق اور مخلوق کے حقوق کی ادائگی میں کبھی کوتاہی نہیں فرمائی۔

ہر مصیبت کو جوانمرد انسان کی طرح برداشت کیا۔ حضور علیہ السلام ایک مرتبہ طائف تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر اولاد آدم کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ وہاں کے بدبخت لوگوں نے الٹ شرارت کی راہ اختیار کر کے حضور اقدس کے ساتھ نہایت بدسلوکی کی۔ اور حضور پر پتھر برسا کر حضور کے بدن کو لہولہان کر دیا۔ حضور اس حالت میں واپس مکہ کی طرف بھاگے۔ راستہ میں حضرت جبرئیل فرشتہ خداوند کریم سے حکم لیکر آئے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو طائف کی دو پہاڑیاں باشندگان طائف پر گرا کر ان کو تباہ کر دیا جائے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں وہ کچھ فرمایا۔ جو رحمۃ للعالمین کی شان کے لائق تھا۔ یعنے آپ نے فرمایا اے جبرئیل! میں ان سرکش لوگوں کی تباہی نہیں چاہتا۔ میری دعا ہے۔ کہ خداوند کریم ان شریر و تنگ دل لوگوں میں سے سعید فطرت آدمی پیدا کرے۔ اللہ! اللہ!! بنی نوع انسان سے کس قدر ہمدردی ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت ابراہیمؓ آپ کے فرزند ارجمند تھے۔ چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔ انسانی ہمدردی و جذبات سے متاثر ہو کر حضور آبدیدہ ہو گئے۔ کسی نے عرض کیا۔ یا حضرت! آپ رسول ہو کر گریہ کرتے ہیں ارشاد ہوا۔ کہ میں آخر بشر ہوں۔ پہلو میں دل اور دل میں درد رکھتا ہوں۔ اور یہ گریہ ایک فطری امر ہے جس کو روک نہیں سکتا۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ وفات حضرت ابراہیم فرزند حضور کے وقت سورج گرہن بھی ہو گیا۔ لوگوں نے مشہور کرنا چاہا کہ حضرت اقدس کے فرزند دلبند کی وفات کی وجہ سے سورج بھی مارے غم کے تاریک ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس نے جب سنا فوراً تردید فرمائی اور بیان فرمایا۔ کہ سورج گرہن وغیرہ یہ سب قوانین قدرت کے ماتحت وقوع پذیر ہوا کرتے ہیں۔ ان باتوں کو کسی انسان کی موت و حیات سے چاہے وہ کس قدر عظیم الشان کیوں نہ ہو۔ قطعاً کوئی تعلق نہیں ؎

حضرت اقدس اخلاق کریمہ کے حسن سے آفتاب عالمتاب کی طرح چمک رہے تھے۔ حضور اقدس نے دعوےٰ کیا۔ کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ یعنے میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ اخلاق کریمہ کی تکمیل میرے ہاتھوں سے ہو۔ اور اللہ تعالےٰ نے بھی انک لعلی خلق عظیم فرما کر حضرت اقدس کے دعوے کی تصدیق فرمائی۔ زندگی کے ہر شعبہ میں حضور انور کو کمال حاصل تھا۔ حضور اقدس کی کمالات شماری کے لئے ایک دفتر چاہیئے ؎

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے بھی مبعوث کئے گئے تھے۔ کہ مخلوق الٰہی کے حقوق کی نگہداشت و احترام کیا جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس کی تشریف آوری سے قبل یہ بات میسر نہ تھی۔ دنیائے تسار و کس میرسی کی حالت میں بدترین زندگی بسر کر رہی تھی۔ تعلیم و تربیت کی اصلی روح مفقود ہونے کی وجہ سے سوسائٹی کی اخلاقی و روحانی حالت نہایت ردی تھی۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ دائرہ قرابت و رشتہ داری میں کوئی احترام نہ تھا۔ اور نہ ان کے حقوق دینی و دنیاوی محفوظ تھے۔ انسان ایک دوسرے کو کھانے کو دوڑتا تھا اور قوم قوم پر نسلی و خاندانی امتیاز کی بناء پر سالہا سال تک لڑائی جاری رکھتی تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپؐ نے آکر دنیا کو یہ سبق دیا۔ کہ سب انسان ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ انسانی فضیلت کا احساس انسان میں پیدا کیا۔ پھر بتلایا۔ کہ ماں باپ کی ہستی از حد واجب الاحترام ہے۔ اور پھر والدین کے دل میں اپنی اولاد کی عزت و محبت اکرموا اولادکم (یعنے اپنی اولاد کی تکریم کرو) کہہ کر بٹھادی۔ قریبی رشتہ داروں میں باہمی شادی کو منع فرمایا۔ اس سے پہلے دنیا میں یہ طریق عام جاری تھا۔ کہ لوگ اپنی ماں۔ بہنوں۔ ساسوں وغیرہ سے شادیاں کرتے تھے وراثت کا طریق پہلے بہت ہی ردی تھا۔ حضرت اقدس نے کرم نوازی کر کے نسل انسانی کے لئے وراثت کا ضابطہ اس طریق پر تجویز و منظور فرمایا۔ کہ جس سے کسی حقدار رشتہ دار کی حق تلفی نہیں ہو سکتی۔ عورت بیچاری کی ہستی جو تحت الثریٰ تک پہنچی ہوئی تھی۔ اٹھا کر معراج پر پہنچا دی۔ اور مردوں سے اس کو برابر حقوق دلوائے۔ عورتوں کو مساوات دلوائی۔ اور کار خیر کرنے اور بہشتی زندگی حاصل کرنے میں مرد عورت دونوں کو برابر کی تحریک و تلقین فرمائی۔ رشتہ داروں کو باہمی قطع رحمی کرنے سے منع فرمایا ؎

آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یتیموں اور غریبوں کی پرورش کرنا لازم ہے۔ مسکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔ بیواؤں کے حقوق کی حفاظت فرض ہے۔ قرآن کریم میں کئی مقامات میں صراحت سے یہ تعلیم موجود ہے۔ اور حضرت اقدس اس تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا تھے۔ وعدہ کی ایفائی انسان کا اخلاقی فرض ہے۔ اور حضرت اقدس مثل دیگر باتوں کے ایفائے عہد پر شدت سے عمل کرتے تھے۔ اگرچہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت کو بسا اوقات ایسا کرنے میں از حد نقصان پہنچتا تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ایفائے عہد میں اس قدر کمال دکھلایا کہ کفار کے اصرار کرنے پر رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ میں قلم لیکر کاٹ ڈالا۔ یہودیوں۔ نصاریٰ اور قریش کے ساتھ جو معاہدے کئے۔ آپ نے آخری وقت تک ان معاہدوں کو نبھایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

فصل ربیع اور زمیندار احباب کی پُر اخلاص کوششیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال فصل ربیع کے چندے کے لئے جو کوششیں کیجاتی ہیں۔ وہ اخلاص سے بھرے ہوئے زمیندار دوستوں کی خدمتِ اسلام کے کارناموں کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کرتی ہیں۔ اس سال جن دوستوں نے خاص توجہ اور اخلاص سے فصل ربیع کے چندے کے فراہم کرنے میں حصہ لیا ہے۔ یا غیر معمولی ایثار اور قربانی کا نمونہ دکھلایا ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض کا ذکر بذریعہ اخبار احباب کی آگاہی اور اطلاع کے لئے کیا جاوے۔ تاکہ دوسرے زمیندار احباب کو ایک دوسرے سے سبقت کا موقع ملے۔ اور وہ بھی خدمتِ دین میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں۔

یہ مثالیں فی الحال ضلع گجرات اور ضلع سیالکوٹ کی شائع کی جارہی ہیں۔

ضلع گجرات میں حکیم قریشی امیر احمد صاحب کو تحصیل کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور ضلع سیالکوٹ میں حکیم محمد فیروز الدین صاحب کو۔ فی الحال ان دونوں حلقوں کی کچھ رپورٹ شائع کیجاتی ہے۔ . . . .

. . . .

سب سے پہلے ضلع گجرات کی رپورٹیں جو امیر احمد صاحب قریشی نے بھیجی ہیں ان کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔

لنگے ضلع گجرات۔ گذشتہ دو سال میں بوجوہات خاص چندہ کی رقم کم رہی ہے۔ اس سال میں ذیل کے احباب کے ساتھ ہو کر وصولی کی گئی ہے۔ ان احباب نے خاص کر بہت مدد کی ہے۔ چوہدری خان محمد صاحب۔ چوہدری غلام محمد صاحب۔ حافظ سراج الدین۔ اور مولوی غلام نبی صاحب۔ اور مولوی غلام رسول صاحب۔ غلہ مبلغ ایکسو ایک روپیہ کا وصول ہوا ہے جس کی رقم ارسال کیجاتی ہے۔ بیت المال ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ امید ہے کہ چوہدری خان محمد صاحب سیکرٹری اور حافظ سراج الدین صاحب محاسب آئندہ بھی مالی کام کو نہایت محنت اور توجہ سے سرانجام دیکر شکریہ کا موقعہ دینگے۔

کھاریاں ضلع گجرات۔ اس جگہ کے حسابات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بقایا کی تعداد زیادہ ہے۔ فہرست طیار کر کے ایک وفد جس میں چوہدری فضل الدین صاحب امیر جماعت۔ چوہدری لال خان صاحب عرائض نویس۔ اور چوہدری سلطان احمد صاحب نمبردار۔ چوہدری محمد خان صاحب نمبردار۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب سیکرٹری تھے بقایا کی وصولی کے لئے بنایا گیا۔ اور بقایا ایک سو چھ روپیہ وصول ہو گیا ہے جو کہ ارسال کیا گیا ہے۔

مونگ ضلع گجرات میں بھی کچھ دوست بقایا دار تھے۔ اور ان سب دوستوں کو جمع کر کے عشاء کے وقت تحریک کی تو ۱۳۸ وصول ہوئے۔

شادیوال۔ اس جماعت میں کچھ دوستوں نے چندہ عام باشرح نہیں دیا تھا۔ اس پر عشاء کے وقت دوستوں کو جمع کر کے چندوں کے باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کی پرزور تحریک کی۔ تو اسپر اسی وقت پچاس روپیہ کی رقم نقد جمع ہو گئی۔ بلکہ دوستوں نے یہ بھی وعدہ کیا۔ کہ وہ چندہ خاص اور جلسہ سالانہ بھی باشرح ادا کرینگے۔ اس جماعت نے چندہ باقاعدگی سے ادا کیا ہے۔

سروکی ضلع گجرات کے سب دوستوں نے اپنا چندہ عام۔ چندہ خاص۔ چندہ جلسہ سالانہ باقاعدہ دینے کے علاوہ باشرح سب نے دیا ہے۔ اور ما ۱۳۹ روپیہ کی رقم نقد بصورت غلہ جمع ہو گئی ہے۔ یہ جماعت پہلے بھی باقاعدہ کام کرنے والی ہے۔ اس کے تمام احباب کا شکریہ ہے۔ اسی طرح احباب جبوکی سے بھی ۳۳ روپیہ کا غلہ جمع ہو گیا ہے۔ جسے چوہدری اکبر علی صاحب سیکرٹری مال فروخت کر کے ارسال کریں گے۔

سماعیلہ ضلع گجرات۔ یہ جماعت باقاعدہ اور باشرح کھلیانوں ہی سے وصول کرتی ہے۔ اس کے ساتھ پوڑانوالہ بھی ہے۔ جہاں کے احباب اکثر بہت غریب ہیں۔ ان کے گذارہ کی حالت بھی تنگ ہوتی ہے لیکن ان میں یہ بات ضرور ہے کہ وہ چندوں کو کھلیانوں ہی سے ادا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ہم اللہ کے لئے جو حصہ مقرر کیا ہوا ہے وہ تو پہلے کاٹ کر رکھ لیں۔ اس کے بعد اپنا حصہ لیں۔ کیونکہ اللہ کا حصہ دینا سب سے مقدم ہے۔ یہی عہد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہوا ہے۔ چنانچہ سماعیلہ و پوڑانوالہ سے فصل ربیع کا چندہ عام۔ چندہ خاص۔ چندہ جلسہ سالانہ باقاعدہ اور باشرح پورا مطابق ان کے مرسلہ بجٹ کے وصول ہو گیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

چک سکندر ضلع گجرات کے چندہ میں مولوی عبد المالک صاحب سیکرٹری مال نے بہت محنت سے کام کیا ہے اور ان کے ساتھ میاں محمد صاحب اور چوہدری سلطان علی صاحب نے خاص کر امداد دی ہے۔

ضلع سیالکوٹ کے چندوں کے بارے میں حکیم فیروز الدین صاحب کی یہ رپورٹ ہے:-

بدوملی۔ مولوی غلام رسول و مولوی عبد الحق صاحبان اس سال کم آمدنی ہونے کے سبب بجٹ کے چندے نہیں بھیج سکے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۲۹ء مطبوعہ اخبار الفضل ۳ مئی سنہ ۲۹ء مطالعہ کر کے کہا کہ چونکہ بجٹ ایک عہد ہے۔ اور وعدہ کا ایفاء نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ ما ۲۱۷ چندہ عام کے اس سے پہلے ارسال فرما چکے۔ اور باقی چندہ ما ۲۶ چندہ خاص اور جلسہ سالانہ ما ۲۵ کل ما ۳۱ کی نسبت کہا۔ کہ یہ بقایا بابت ۲۸-۲۹ سنہ ہے جو دس بارہ دن کے اندر بھیجدینگے۔ اور سال ۲۹-۳۰ سنہ کا چندہ بھی اب تک کا معہ چندہ خاص۔ چندہ جلسہ سالانہ کے ارسال کرینگے۔

کھوبٹی سلاہنکے سال کے بجٹ سال گزشتہ میں سو روپیہ بقایا تھا۔ ان میں سے ما ۵ تو بھیج چکے ہیں باقی کے واسطے کوشش ہو رہی ہے فصل ربیع کا چندہ ڈیڑھ مانی وصول کیا گیا ہے۔

ٹھروہ۔ گزشتہ سال کے بجٹ سے ما ۲۵ کا بقایا تھا اس کی رقم تو اس سے پہلے ارسال کرچکے ہیں۔ باقی کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ اس فصل ربیع کا غلہ ڈیڑھ مانی وصول ہو گیا ہے۔

عزیز پورہ ستراہ کا سابقہ بقایا ما للعہ ہے۔ اور فصل ربیع کا چندہ بھی ما ۱۵۷ ہے جس کے واسطے مولوی عبد العزیز صاحب کا وعدہ ہے کہ ایک ماہ تک ارسال کرینگے۔ مولوی صاحب ایک مقدمہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو کامیاب فرماوے۔

ہیلو پور۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب نے چندہ عام۔ چندہ خاص۔ چندہ جلسہ سالانہ کا ما ۹۰ دیا ہے۔ باقی احباب کے چندے ان کے ماسوائے ہونگے۔ چوہدری صاحب کا شکریہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ کی ذیل کی جماعتوں میں غلہ ہے۔

داتہ زیدکا۔ ۲ دو مانی۔ اور ما ۲۵ نقد۔ نقدی اور ۲ دو مانی کی قیمت ما ۴۲ داخل ہے۔ بجٹ ۳۷۴ روپے چندہ عام اور چندہ خاص جلسہ سالانہ کا ہے۔

قلعہ صوبا سنگھ غلہ تین مانی۔ ابھی تک قیمت وصول نہیں ہوئی موضع گھنوکے ججہ۔ چھ مانی اور ساڑھے ٹوپہ۔ اس میں سے پانچ مانی کی قیمت آچکی ہے۔ اور موضع کوٹ آغا سوا چار مانی اور ما ۲ نقد رقم آچکی ہے۔ مالوکے بھگت دو مانی کی قیمت وصول ہو چکی ہے۔

گٹھیالیاں غلہ گندم ۱۶½ مانی ان میں سے آٹھ مانی کی قیمت داخل ہو چکی ہے۔ باقی غلہ چوہدری غلام رسول صاحب سید نذیر حسین صاحب اور منشی محمد علی صاحب کے پاس الگ الگ رکھا ہوا ہے۔ انکی خدمت میں التماس ہے کہ تینوں دوست اپنا اپنا غلہ فروخت کر کے روپیہ ارسال فرماویں۔

اس جماعت کے چندوں ۔۔۔ کے ۔۔۔ وصول کرانے میں خصوصیت کے ساتھ منشی صابر علی صاحب محاسب انجمن احمدیہ گٹھیالیاں نے کام کیا ہے اور محصل کے ساتھ پورا تعاون کر کے امداد دی ہے۔ اسکے علاوہ جن دوستوں کے پاس غلہ جمع کیا ہوا ہے۔ انہوں نے بھی کچھ امداد کی ہے۔ بیت المال شکریہ ادا کرتا ہے۔

چندہ کے منگولہ قریباً چھ مانی کی قیمت داخل ہو چکی ہے۔

انجمن خانہ والی۔ میانوالی۔ غلہ گندم قریباً چھ مانی اور ما ۲ نقد۔ اس غلہ کے وصول کرانے میں مکرمی چوہدری خدا بخش صاحب سیکرٹری مال نے خاص توجہ اور امداد سے کام کیا ہے ان کا خصوصاً شکریہ ہے۔

کھیوہ کلاس والہ میں چندہ کی وصولی کیجارہی ہے محصل کی موجودگی میں غلہ گندم ڈیڑھ مانی اور ما ۵ وصول ہو گیا تھا۔ باقی احباب سے وصول کرنے کے لئے مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ میں وصول کر کے داخل کرونگا۔

دھرگ رنگے پور عیتو باجوہ۔ غلہ ایک مانی وصول ہوا ہے۔

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے چندہ کے وصول کرنے کے لئے میاں محمد عبد اللہ صاحب جھنڈو سائی نے اپنی خدمات پیش کی ہیں کہ میں ڈسکہ اور اسکے ملحقہ مواضعات سے چندہ وصول کر کے ارسال کرونگا۔ چنانچہ آپ نے کام شروع کر دیا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ میاں محمد عبد اللہ صاحب ڈسکہ اور اسکی ملحقہ جماعتوں سے چندہ حتی الوسع باقاعدہ اور باشرح وصول کرینگے۔ اور حیفدر کہ رقم مرحوم و مغفور چوہدری نصر اللہ خاں صاحب [illegible]

[illegible] والسلام - عبد الغنی ناظر بیت المال

شذرات

(۱) قرآن مجید کی پیشگوئی اور جرمن مستشرق

قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب الہامی ہے۔ اس کے نام میں ہی اس بات کا ثبوت موجود ہے۔ کہ یہ سارے جہان اور سب انسانوں کے لئے آئی ہے۔ لفظ "قرآن" مصدر ہے۔ اور کتاب کا نام "زید عدل" کے طور پر مبالغہ کے لئے آیا ہے۔ یعنی وہ کتاب جو کثرت اور بہتات سے پڑھی جائے گی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کتاب دنیا کے سامنے پیش کی۔ تو کون کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ کتاب ساری مذہبی کتابوں سے جن کے اس وقت بھی لاکھوں پیرو موجود تھے۔ زیادہ مقبول ہوگی مگر خدا کے کاموں کو کون روک سکتا ہے۔ جس عقیدت۔ عزت اور قبولیت کے ساتھ قرآن پاک کو بکثرت پڑھا جاتا ہے۔ یہ شرف بائیبل کو بھی حاصل نہیں۔ چنانچہ مشہور جرمن مستشرق نولڈک لکھتا ہے:۔

The koran is the foundation of Islam. It is the sacred book of more than a hundred millions of men. Some of them nations of immemorial civilization, by all whom it is regarded as the immediate word of god. And since the use of the koran in public warship, in schools and otherwise is much more extensive than, For example the reading of the Bible in most christian countries it has been truly discribed as the most widely read book in existence.

ترجمہ:۔ "قرآن مجید اسلام کی بنیاد ہے۔ اور یہ کروڑوں انسانوں کی مقدس کتاب ہے۔ جن میں سے بعض تہذیب قدیم کی یادگار قومیں بھی ہیں۔ قرآن کے سب معتقد اس کو خدا تعالٰے کا تازہ کلام سمجھتے ہیں۔ عبادات۔ سکولوں میں اور دوسرے طریقوں پر قرآن مجید کی تلاوت بے نظیر ہے۔ نمونتہً بائیبل کو دیکھئے۔ عیسائی ممالک میں جتنی اس کی اشاعت ہے۔ اس سے کہیں زیادہ قرآن مجید کو قبولیت حاصل ہے۔ غرض قرآن مجید موجودہ الہامی کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی جانیوالی کتاب ہے"۔

اس حقیقت سے عیاں ہے۔ کہ قرآن مجید کس قدر معجز نما کلام ہے۔ اور ایک صاحب بصیرت کے لئے یہی بات اس کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔

(۲) "حرامزادہ" نہیں "جھوٹا۔ دغاباز اور مفسد" کہو

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ سے پہلو تہی کرتے ہوئے شائع کیا تھا:۔

"قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے ..... خدا تعالٰے جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے"۔ (اہلحدیث ۲۶ ؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

لیکن عام طور پر احباب اختصار کے لئے یہ کہدیا کرتے ہیں کہ مولوی صاحب نے لکھا تھا۔ کہ "حرام زادہ کی رسّی دراز ہوتی ہے"۔ سو اُن کو مہلت مل گئی۔ مگر اس پر "خوئے بد را بہانہ ہائے بسیار" کے مطابق ان کو موقعہ مل جاتا ہے۔ وہ جھٹ کہہ دیتے ہیں۔ کہ "حرامزادہ" کا لفظ دکھاؤ۔ ہم اپنے احباب سے بزور کہتے ہیں۔ کہ وہ اس اختصار کی بجائے اصل الفاظ "بدکار۔ جھوٹا۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان" استعمال کیا کریں۔ تا کوئی اشتباہ باقی نہ رہے۔ اگرچہ "حرامزادہ" کے بالمقابل یہ الفاظ نہایت سخت ہیں۔ کیونکہ ان میں شخص مقول علیہ کے خبث ذاتی پر دلالت ہے۔ اول الذکر نام پانے میں اس کی ذات کا کوئی گناہ نہیں۔ تاہم احتیاط مفید ہے۔ اور اس طرح اصل الفاظ بھی زبان زد ہو جائینگے۔

(۳) مولوی ثناء اللہ امرتسری پادریوں کو دجال سمجھتے ہیں

پادریوں نے اسلام اور بانئے اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو زہرآلود پروپاگنڈہ کیا ہے۔ وہ واضح ترین حقیقت ہے۔ انہی کی کاسہ لیسی سے آریہ سماج نے دانت تیز کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو احادیث میں مندرجہ پیشگوئی دجال کا مصداق قرار دیا ہے جس کے متعلق مولوی صاحب مذکور اور ان کے حاشیہ نشین ہمیشہ تمسخر سے کام لیتے رہتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان کے اخبار کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ خود بھی پادریوں کو دجال موعود سمجھتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

"مسلمانو! جزیرہ عرب میں مشنریوں کا جانا یہ خاص علامت قرب قیامت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جزیرہ عرب میں شیطان اس سے ناامید ہو چکا ہے۔ کہ بجز اللہ سبحانہ کوئی دوسرا معبود بنایا جائے۔ لیکن آپ نے تحریش البتہ ہوگی۔ لیکن ساتھ اس کے یہ بھی فرمایا گیا۔ کہ قریب قیامت کے دجال بجز حرمین تمام ملک عرب میں پہونچ جائے گا۔ پس اگر مشنریوں کا گذر جزیرہ عرب میں ہوا۔ تو یقین جانو۔ کہ قیامت نہایت قریب ہے۔ اور بہت بڑا انقلاب ہونے والا ہے"۔

(اہلحدیث ۸ ؍مارچ ۱۹۱۲ء صہ۴ کالم ۲)

اس واضح عبارت کی موجودگی میں کون عقلمند ہے۔ جو ہمارے نتیجہ سے متفق نہ ہو۔ کہ مولوی صاحب بھی دل سے پادریوں کو دجال موعود ہی سمجھتے ہیں۔ یہ الگ امر ہے۔ کہ وہ بزدلی کے باعث اس کا کھلم کھلا اظہار نہ کرسکیں۔ یا انہیں یہ خطرہ ہو۔ کہ پھر مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ماننا پڑے گا۔ جس کے لئے وہ اس وقت تیار نہیں۔ کیا مولوی صاحب میں جرأت ہے۔ کہ اس حوالہ کی تردید کرسکیں؟

(۴) انبیاء کی وراثت اور حضرت مسیح موعودؑ کی نبوۃ

"پیغام صلح" مجریہ ۲۷؍ اگست ۱۹۲۹ء میں ان کے ایک "بس القرین" نے کھلی چٹھی بنام صاحبزادگان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شائع کی ہے۔ کہ اگر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے۔ تو آپ صاحبان ان کی جائداد سے دست بردار ہو جائیں۔ اور بقول شخصے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے "دست راست" میں سونپ دیں۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ "پیغام صلح" نے ایسی چٹھی شائع کر کے اپنی پردہ دری کرائی ہے وبس۔ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لا نرث ولا نورث۔ کہ نہ ہم کسی کے وارث ہوئے۔ اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوگا۔ مگر کیا انہیں اس حدیث کے ساتھ ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ کی تفسیر نظر نہ آئی۔ جہاں لکھا ہے۔ "یرید بذالك نفسه" اس قانون سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مراد صرف اپنی ذات تھی۔ نہ کہ جملہ انبیاء۔ اس صحیح تشریح کی موجودگی میں ایسی تحریر یقیناً حرص وآز کی موہنہ بولتی تصویر ہے۔ نیز "پیغام صلح" کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ قرآن پاک میں لکھا ہے:۔ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ۔ حضرت سلیمانؑ حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے تھے۔ کیا اہل پیغام حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت کا بھی انکار کرینگے اگر وہ باوجود وارث و مورث ہونے کے نبی ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیوں نبی نہیں؟

خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

اعلان

رسالہ الوصیۃ چھپ چکا ہے۔ اور اب کی بار اس میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ الوصیۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سارا کلام بھی ہمراہ چھاپ دیا گیا ہے۔ احباب کو چاہئے۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے کلام کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ کا کلام پڑھیں۔ جو احباب رسالہ الوصیۃ منگانا چاہیں۔ وہ مفت بھیجکر منگا سکتے ہیں۔ فقط۔ محمد سرور شاہ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

بغیر ”نال“ کے کھڈی (ایک جرمن ایجاد)

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

میسرز او ٹو گٹمین سکنائے بنمن (جرمنی) نے جملہ اقسام کے پارچات کے بننے کے لئے خود بخود کام کرنے والی ایک موزون گیبلر کھڈی تیار کی ہے۔ اس کھڈی کے لئے متعدد نئی قسم کے پرزوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن کی وجہ سے نال کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی ٭

”نال“۔ ”دھپا“۔ ”دھپے“ کے ساتھ بندھی ہوئی چمڑے کی رسیاں ”گھتا“ اور ”لگا میں“ ایک کھڈی کے ضروری اجزاء ہوتے ہیں۔ یہ اجزا قیمتی ہوتے ہیں۔ اور کھڈی میں بار بار استعمال ہونے کے باعث انھیں اکثر تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ نال کو بالکل علیحدہ کر دینے کی وجہ سے خود بخود کام کرنے والی گیبلر کھڈی میں ان اجزاء کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی ٭

کھڈی تیار کرنے والوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ گیبلر کھڈی ایک معمولی کھڈی کے مقابلے میں مندرجہ ذیل امور کے لحاظ سے زیادہ مفید ہے ٭

(۱) اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مزدوروں کو گیبلر کھڈی کے چلانے کا کام زیادہ آسانی کے ساتھ سکھایا جا سکتا ہے۔ اور فقط ایک شخص ایک وقت میں بیس سے لے کر چوبیس کھڈیوں پر کام کر سکتا ہے۔ اُجرت کی رقوم میں تخفیف کی جا سکتی ہے۔ نیز نلیوں کو تبدیل کرنے اور پارچات کا ٹھیک طور پر انتظام کرنے کے لئے مزدوروں کی تعداد میں بھی تخفیف کی جا سکتی ہے ٭

(۲) نالوں۔ دھپوں۔ فلائی پر لیسوں۔ مار کی لکڑیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے بلاواسطہ ”اخراجات کاروائی“ میں بچت ہوگی۔ نیز قائم و برقرار رکھنے کے اخراجات میں بھی تخفیف کیجا سکیگی۔

(۳) ایک ”گب“ میں ایک سے زیادہ ”پیٹے“ رکھنے سے تانے اور بانے کے خاص الجھاؤ والے پارچات بُننے کی وجہ سے ان کی مقدار میں پچاس یا سو یا اس سے بھی زیادہ فیصدی کا اضافہ ہوگا

(۴) چونکہ نلیوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس لئے بہت زیادہ نفیس کپڑا تیار کیا جائے گا ٭

کاروبار کی شرائط

میسرز او ٹو گٹمین ہندوستان میں گیبلر کھڈی کے تیار کرنے کے خاص پیٹنٹ حقوق کسی اعلےٰ پایہ کی فرم کو فروخت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جو فرمیں ہندوستان میں ان مشینوں کے بنانے کے حقوق حاصل کرنا چاہیں۔ انھیں اپنا ایک نمائندہ جرمنی کے کارخانہ میں بھیج دینا چاہئے۔ جہاں کھڈی پر کام کرنے کے متعلق عملی تجربات دکھائے جائیں گے ٭

مزید تفاصیل کے لئے صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب لاہور کی معرفت میسرز او ٹو گٹمین سے خط و کتابت کرنی چاہئے ٭

وصیتیں

نمبر ۲۹۲۹:۔ میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد قوم جٹ کاہلوں۔ ساکن چک نمبر ۱۲۵/۱۰-R ڈاکخانہ جہانیہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائداد زیورات قریباً بارہ صد روپیہ ہیں۔ اور مبلغ دو صد روپیہ مہر ہے۔ میں اپنی موجودہ جائداد چودہ صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں نیز یہ بھی کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد موصیہ حمیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری غلام احمد خاوند موصیہ بقلم خود ۲۸/۳/۱۲ گواہ شد چوہدری محمد جان والد موصیہ بقلم خود ٭

نمبر ۳۰۶۸:۔ میں عائشہ بی بی بیوہ امام الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت رہان۔ عمر پچپن سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ٭

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر دوں۔ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) میری موجودہ جائداد یکصد روپے ہے۔ اس کے علاوہ مہر وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ فقط والسلام ۱۶/۴/۲۹۔ العبد عائشہ بی بی موصیہ حال وارد فیروزپور۔ گواہ شد علی محمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شہر فیروزپور۔ گواہ شد۔ محمد فاضل اوورسیر کمیٹی شہر فیروزپور مورخہ ۱۶/۴/۲۹

نمبر ۲۹۸۵:۔ میں محمد الدین ولد حسن محمد قوم کشمیری پیشہ دوکانداری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن امرتسر تحصیل و ضلع امرتسر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً عـ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء ٭

العبد نشان انگوٹھا محمد الدین موصی ٭ گواہ شد۔ محمد ابراہیم سکرٹری وصایا نکلانہ صاحب حال وارد قادیان دارالامان ٭ گواہ شد محمد شفیع مستری کٹرہ جیل سنگھ امرتسر حال وارد قادیان۔

غور فرمائیں

آپ کے فائدہ کی بات ہے

خونی بواسیر کے وہ احباب جن کے مسے دو ہوں شکل بکڑی کی موہل کے آویزاں ہوں۔ یا وہ احباب جن کی بروقت اجابت آنت باہر نکل آتی ہو۔ اور بعد فراغت اجابت اندر خود بخود نہ جاتی ہو مریض کو اپنے ہاتھ سے اندر کرنی پڑتی ہو۔ یہ دو شکل بواسیر سخت تکلیف دہ ہیں۔ ایسے مریض یہاں تشریف لائیں۔ ہفتہ عشرہ میں بلا تکلیف اور بغیر نکلنے خون سے نکال دئے جائینگے۔ بعد صحت ان سے مبلغ ـــہ روپیہ لئے جائینگے۔ یہاں رہائش کے ایام میں خرچ آپ کا اپنا ہی ہوگا ٭

خوشخبری

خنازیر کے مریض جن کی گردن یا بغلوں میں گلٹیاں ہوں یا زخم ہوں۔ پیپ بہتی ہو۔ یہاں تشریف لائیں۔ صرف خوردنی دوائی سے تین ہفتہ میں زخم خشک گلٹیاں غائب ہو جائیں گی۔ باقی عمر ہمیشہ کے لئے تا زندگی مرض مذکورہ سے نجات ہوگی۔ بعد صحت مبلغ ـــعہ لئے جائیں گے۔ خواہ قیمت دوائی خیال فرمائیں۔ یا ۲۰-۲۲ روز ملاحظہ ڈاکٹری کی فیس خیال فرمائیں۔ وہ بھی بعد صحت

موجد ادویہ

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر
انڈیا اینڈ افریقہ۔ قادیان پنجاب

ایک دفعہ تین سو روپیہ لگا کر

سو روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر آپ کو روزانہ پانچ روپیہ آمدنی ہوگی۔ اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یکصد روپیہ رہے گا تفصیل کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ایک آہنی خراس لگا کر آپ اور لگانے کی خواہش کرینگے۔ کیونکہ وہ آپ کی آمدنی بڑھانے کا ذریعہ ہونگے۔ علاوہ ازیں ہم سے زراعتی آلات و دیگر ہر قسم کی مشینری مل سکتی ہے۔ ایکدفعہ آزمائش شرط ہے ٭

ایم اے رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ

78

منڈی قادیان میں ایک بہت باموقعہ قطعہ قابل فروخت ہے

جو قطعات قادیان کی منڈی میں احمدیوں کے لئے مخصوص تھے۔ ان میں سے ایک صاحب کو ایک غلط فہمی کے نتیجہ میں تین قطعات چلے گئے تھے۔ حالانکہ قواعد کی رُو سے کوئی شخص دو قطعات سے زیادہ نہیں لے سکتا تھا۔ اس لئے ان صاحب سے ایک قطعہ اراضی واپس لے لیا گیا ہے اور اب یہ قطعہ قابل فروخت ہے۔ یہ قطعہ جس کا نمبر ۱ ہے۔ نہایت باموقعہ جگہ پر واقعہ ہے۔ اور اس کے ہر دو جانب دوکانات تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور اس جیسے اور اس سے کم حیثیت کے قطعات کی بولی معہ حصہ خرچ تعمیر چبوترہ سوا چھ سو اور چھ سو پینتالیس روپے فی قطعہ تک پہونچ چکی ہے۔ چونکہ اس اکیلے قطعہ کے لئے علیحدہ نیلام کا ہونا موجب تکلیف ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ھذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو احمدی بھائی اس قطعہ کی قیمت میں پونے چھ سو روپے اصل قیمت اور پچیس روپے بابت تعمیر چبوترہ یعنی کل مبلغ چھ صد روپیہ سب سے پہلے نقد ادا کر دینگے۔ ان کو یہ قطعہ شرائط شائع شدہ کے ماتحت دیدیا جائیگا۔ خواہشمند احباب۔ جلد تر توجہ فرمائیں۔

نیز عام اراضی برائے مکانات نزد ریلوے سٹیشن جس کے متعلق الفضل میں علیحدہ اشتہار شائع ہو رہا ہے۔ اس کے شرائط فروخت میں نرمی کر دیگئی ہے۔ وہ اس کے علیحدہ اشتہار میں ملاحظہ کریں۔

المشتہر

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد (ایم۔اے) قادیان

تریاق معدہ وجگر

ہمارا تیار کردہ تریاق بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے کوئی یونانی و ڈاکٹری مرکب جملہ فوائد میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اکثر اشخاص ضعف معدہ۔ ضعف جگر۔ دل دھڑکن۔ سر درد یا کمی خون غم خیال۔ جلن ہاتھ و پاؤں۔ زردی بدن۔ جلن سینہ۔ کمی خون۔ قبض دائمی ان عوارضات کے باعث اکثر مریض زندہ در گور نظر آتے ہیں۔ موسم سرما میں قدرے آرام معلوم ہوتا ہے۔ جہاں گرمی کا موسم آیا مندرجہ عوارضات آ دباتے ہیں۔ کوئی دن اور رات چین سے بسر کرنا نصیب نہیں ہوتا۔ صرف ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی و لاغری دور ہو کر بدن چست و چالاک سرخ مثل انار ہو جاتا ہے۔

تریاق معدہ وجگر سفوف کی شکل میں خوشبودار۔ لذیذ۔ شیریں مزہ۔ مہک یا بدبو سے پاک۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ جس قدر دودھ گھی چاہو ہضم کر سکتے ہو۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں۔ وہ بھی اسے استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت فی چھٹانک تین روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصولڈاک۔ خوراک ۲ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام مفصل طریقہ ترکیب ہمراہ دوا کے پیکٹ ارسال ہوگا

حکیم محمد شریف احمدی منیجر عمروالہ براستہ بٹالہ ضلع گورداسپور

محافظ اٹھرا گولیاں

(رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (ہیر) شروع حمل سے آخر رضاعت تک تقریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عیر) لیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

پشاور اور بخارا کے مشہور

خصوصی تحائف

ہر قسم کی شہدی و پشاوری لنگیاں و ہر رنگ و ڈیزائن کے بخاری قناویز ہر ایک قسم کے شہدی و بخاری رومال۔ ہر ایک قسم کے زریدار و سمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ۔ مال بذریعہ وی۔پی ارسال ہوگا۔ ناپسندیدہ محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دی جائیگی۔ المشتہر

میاں محمد۔ غلام حیدر۔ احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور شہر

مکرمی! السلام علیکم

تقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہوگا۔ کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اسلئے جبتک ان اصولوں کو رواج دیکر سلسلہ میں عام نہ کیا جائے۔ تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی۔ اسلئے آپکی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ رشتہ اتحاد کی خاطر اسمیں کو آپریشن کر کے قومی بنیاد کو محکم کرنیکے لئے قدم اٹھائیں۔ اور اگر آپ کی طاقت اور بس کی بات ہو۔ تو مندرجہ ذیل اشیاء کی پرائس لسٹ منگا کر کسی چیز کی فرمائش بھیجیں۔ اور اگر ان اشیاء سے تعلق نہ رکھتے ہوں تو آپ اپنے حلقہ اثر میں سفارش کریں یا دوستوں کے نام ارسال فرمائیں۔ جو آپکے گردونواح میں ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں۔ یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول۔ ہیڈ کلرک پلٹن اور فوجی افسر وغیرہ۔ مال اوقسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اور سامان بینڈ وغیرہ بحجات۔ عمدہ تسلی بخش اور نہایت اعلیٰ ارسال ہوگا پرائس لسٹ مفت ملیگا۔

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۷ اگست۔ گورنر پنجاب لاہور یہاں پہنچ گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ آپ چند روز یہیں مقیم رہیں گے۔ تاکہ کانگرسی رہنماؤں کے ساتھ مشورہ کر کے مقدمہ سازش لاہور کے ملزموں کے مقاطعہ جوعی کا تصفیہ کریں۔

لاہور ۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک خاص سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ جس میں تمام سرکاری دفاتر میں افسروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے ماتحت عملہ کو کانگرس میں کسی قسم کی شرکت سے باز رکھیں۔ چنانچہ اس ضمن میں معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور کے ڈاک خانہ میں تمام ملازمین کو تنبیہ کر دی گئی ہے۔ کہ وہ کانگرس میں نہ چندہ دیں اور نہ خود شریک ہوں۔

کلکتہ ۶ اگست۔ ہڑتالیوں کا ایک گروہ جو کوئی پندرہ سو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ جگت دل سے چلا۔ تاکہ گوڑ پور کے مزدوروں کو کام پر نہ جانے کی ترغیب دے۔ لیکن ان میں تصادم ہو گیا جس میں ۱۲ ہڑتالی مارے گئے۔ اس وقت وہ پسپا ہو رہے تھے۔ اس کے بعد جلوس کو کابلی دربانوں کا مقابلہ آن پڑا۔ اور ایک اور جنگ ہوئی جس میں کئی آدمیوں کو چوٹیں لگیں۔ انھیں ہسپتال پہونچایا گیا۔

بمبئی ۸ اگست۔ زکریہ مسجد کے علاقہ میں جہاں ہندو اور مسلمانوں کے محلوں کی سرحدیں ملتی ہیں۔ فرقہ وار فساد ہو گیا طرفین نے ایک دوسرے پر سوڈا واٹر کی شکستہ بوتلیں پھینکیں۔ فساد کی ابتدا پٹھانوں اور گورکھوں کے باہمی جھگڑے سے ہوئی۔ گذشتہ فسادات کے بعد ہندو دکانداروں اور سوداگروں نے بعض ان چوکیداروں کو ہٹا کر ان کی جگہ گورکھے نوکر رکھے ہیں۔ پولیس کے زبردست جتھے موقعہ پر پہونچ گئے۔

کلکتہ ۸ اگست۔ پولیس نے کانکی نارہ کے فساد کے سلسلہ میں دو سو ہڑتالیوں کو گرفتار کیا ہے۔ دریا کی دوسری جانب سے ہڑتالیوں کے داخلہ کو روکنے کی غرض سے ہنکورہ اور مدنا پور سے مزید پولیس منگائی گئی۔ کارخانوں کے رقبہ سے ہنوز کسی فساد کے واقعہ ہونے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

لاہور ۸ اگست۔ قتل سانڈرس کے سلسلہ میں ایک اور ملزم رام ولادری تام جھانسی سے گرفتار کر کے لایا گیا اس کے پاس سے بہت سے سامان اور بارود اور پستول برآمد ہوا ہے۔ ملزم نے مجسٹریٹ کے روبرو اقبال جرم کیا۔

سری نگر ۸ اگست۔ حکومت جموں و کشمیر نے مندرجہ ذیل لٹریچر کا ریاست میں داخلہ اور قبضہ ممنوع قرار دیدیا ہے
(۱) آئرلینڈ۔ سواتنتریا یودا جو ڈان برنیز کی کتاب کا ترجمہ ہے۔
(۲) شہیدوں کا پوتھا۔ جو پرتاب کانپور کے دفتر سے شائع ہوا۔
(۳) ہند کا حصہ چلا۔

کلکتہ ۸ اگست۔ ملز کی ہڑتال زوروں پر ہے

ہڑتالیوں کی تعداد دو لاکھ کے قریب جا پہونچی ہے۔ آج کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور میں نہیں آیا۔ پشاوریوں کے خلاف ہڑتالیوں میں زبردست جذبہ ناراضگی پایا جاتا ہے۔ کل ایک پشاوری کے جنازے کو روک لیا گیا۔ لیکن پولیس کی مدد سے رات کے وقت اس پشاوری کی لاش دفن کی گئی۔

لاہور ۸ اگست۔ آج ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ممبر پنجاب کونسل کی کوٹھی پر ایک جلسہ ہوا جس میں بہت سے ہندو اور سکھ معززین شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں اس صورتِ حالات پر غور کیا گیا کہ جو بیر بیراگی ایجی ٹیشن کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس کے فیصلہ کے لئے تین سکھوں اور ۲ ہندوؤں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔

کلکتہ ۸ اگست۔ بنگال کونسل کی کانگرس پارٹی کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا تھا کہ بنگال کے سکولوں میں فزیکل ٹریننگ اور کالجوں میں ملٹری ٹریننگ لازمی ہونی چاہیے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس تحریک کی مخالفت کی گئی۔ لیکن یہ تحریک ۲۸ - ووٹوں کی موافقت اور ۴۲ کی مخالفت میں پاس ہو گئی۔

لاہور ۹ اگست۔ ایک ہفتہ وار اخبار "علم" یہاں سے عنقریب شیخ احمد حسین صاحب کی ادارت میں شائع ہونے والا ہے۔ ڈکلریشن داخل کر دیا گیا۔

رنگون ۸ اگست۔ کلکتہ اور رنگون کے درمیان ہوائی ڈاک اور ہوائی مستقر کے لئے کل زمین کی تیاری شروع ہو گئی ہے۔ ہوائی جہازوں کے اڈے کے لئے رنگون سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر ۸۰ ایکڑ زمین صاف اور ہموار کی جا رہی ہے۔ ائر فورس شملہ کے لفٹنٹ ایچ سی بنیتو خل اس سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔

پشاور ۸ اگست۔ غزنی اور قندھار کے مابین سڑک پر غزنی کے بعض قبائل لوٹ مار کر رہے ہیں۔

بمبئی ۸ اگست۔ آج شام کو ۲۸ افغان طلبہ کی ایک جماعت کراچی میل کے ذریعہ سے قندھار روانہ ہو گئی موجودہ افغان ایجنٹ متعینہ پشاور نے ان طلبہ کو نہ صرف نئی یونیفارمیں مہیا کی ہیں۔ بلکہ ان کے جیب خرچ اور مصارف سفر کا انتظام اپنے پاس سے کیا ہے۔ والئے کابل نے ان طلبہ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ کابل میں ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔ نیز انھیں معقول تنخواہ پر ماہرین پرداز کے طور پر ملازم رکھا جائیگا۔ افغان ایجنٹ امام الدین چمن تک ان طلبہ کے ساتھ جائے گا۔

کراچی ۸ اگست۔ دو گاؤں جہاں بارش کے باعث پہلے ہی سیلاب آ رہا تھا اب خان واہان کے قریب دریائے سندھ کا بند ٹوٹ جانے کے باعث زیر آب ہو گئے ہیں۔ جان کا نقصان نہیں ہوا۔ خیرپور ریاست میں بھی سیلاب آ رہے ہیں۔ خان واہان کا قصبہ سخت خطرہ میں ہے۔

کلکتہ ۸ اگست۔ بنگال کونسل میں سوالات کے بعد ڈاکٹر بدھن چندر رائے نے سوراجی ہندو ہڑتال کی حالت پر غور کرنے کے لئے

ممالک غیر کی خبریں

رگبی ۶ اگست۔ شاہ فواد ملک المعظم آج صبح فی الفور لندن سے پیرس چلے گئے۔ اور وہاں سے قاہرہ روانہ ہو گئے۔ ان کے ہمراہ مصر کے وزیر اعظم محمد محمود شاہ پاشا بھی تھے۔ شب گذشتہ شاہ فواد نے سر رونلڈ لنڈزے نائب وزیر خارجہ برطانیہ سے ہوٹل میں ایک گھنٹہ گفت وشنید کی تھی۔

قاہرہ ۶ اگست۔ اس اعلان نے کہ شاہ فواد فی الفور عزم مراجعت کر لیا ہے مصر میں سنسنی پیدا کر دی ہے۔ حزب الوفد نے قوم کے پاس ایک آتشین اپیل کی کہ صورت حال نازک ہو رہی ہے لہذا قوم کو بالکل متحدہ محاذ تیار کر لینا چاہیئے۔ الاہرام کا اعلان ہے کہ سر پرسی لورین مصر کے آئندہ ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

ٹوکیو ۷ اگست۔ سیو کاڈیو میں حادثہ کان کی وجہ سے ۵، آدمی ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۶ اگست۔ انگورہ میں جو افغانی سفارتگاہ ہے کابل کے موجودہ حکمران کے سفیر نے سابق افغان سفیر کی عارضی غیر حاضری کا فائدہ اٹھا کر اعلان کر دیا۔ کہ میں اب سفارت گاہ پر قابض ہوں۔ اور میں افغانستان کے امیر حبیب اللہ خاں کا مستند نمائندہ ہوں۔ افغانی سفیر اب دوبارہ سفارت گاہ کا قبضہ واپس لینے کی کوشش کر رہا ہے

بخارسٹ ۶ اگست۔ آج یہاں ہڑتالی مزدوروں اور معاون اور افواج میں تصادم ہو گیا۔ جس میں ۱۰ ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ ہڑتالیوں نے وادی جیو میں بجلی کے ایک کارخانے پر قبضہ کر لیا جس کے باعث کام کرنے والے مزدوروں کی جانیں سخت خطرہ میں پڑ گئیں۔

آسٹینڈ ۶ اگست۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل ایک دخانی جہاز اور موٹر کشتی میں جو تصادم ہو گیا تھا۔ اس حادثے کے سلسلے میں ۱۱ آدمی ہلاک اور ۲۳ مجروح ہوئے۔ ۶ آدمی ابھی تک لاپتہ ہیں۔

لنڈن ۶ اگست۔ سر اتول چندر چٹرجی نے نیو کاسل کی نمائش کے ہندوستانی شعبہ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔ جسے آلات انتشار صدا کی مدد سے ملک بھر میں سنایا گیا۔ آپ نے برطانیہ کی سلیقہ شعار خواتین سے اپیل کی۔ کہ ہندوستان کا مال زیادہ مقدار میں خرید اکریں۔ اور اس طرح ہندوستان کی مدد کریں۔ کہ وہ برطانیہ کا مال زیادہ مقدار میں خرید اکرے۔ آپ نے ہندوستان کے چاول کی عمدگی اور ارزانی پر خاص طور پر زور دیا۔

لنڈن ۷ اگست۔ جدید مصری برطانوی معاہدہ پر تمام انگلستان میں اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے استقبال کے لئے ہر فرد آمادہ ہے۔ چنانچہ مزدور جماعت کے اور لیبر لیڈر کے اخبارات برطانوی حکومت کے اس فیصلہ کو انتہائی رواداری اور فیاضی سے تعبیر کرتے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا